بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقا پوری
شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷/۸ روپے
فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۵ | ۱۵ ماہ تبوک ۱۳۳۵ھش ۹ صفر ۱۳۷۶ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ ۸ ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۰ ستمبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ | ربوہ ۸ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل جمعہ کے بعد حرارت زیادہ ہو گئی تھی ۔۔ ۱۰ ستمبر حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی طبیعت ناساز ہے۔

احباب ہر دو بزرگوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک الہام اور کشفی حالت میں اس کی لطیف تشریح

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج دوسرے تمام معراجوں سے الگ قسم کا اور زیادہ کامل ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۵ اور ۱۶ جون کی درمیانی رات کو مجھ پر الہام کی سی کیفیت طاری ہوئی۔ اور یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے کہ اِنَّ اَعَزَّ عَمَلِ الْاِنْسَانِ اَنْ يُّسَمّٰى الْحَمَلَانَ یعنی انسان کا بہترین عمل وہ ہوتا ہے جس کے سبب سے وہ حملان کہلانے لگتا ہے۔ یعنی بہت سا بوجھ اس پر لادا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ خاص نشہ جو الہام کی صورت میں روح پر ہوتا ہے۔ کچھ کم ہوا اور کشف کی حالت طاری ہوئی۔ اور میں نے اس الہام کا مطلب اپنے دماغ میں دہرانا شروع کیا اور وہ یہ تھا کہ انسانی زندگی کا کمال یہ ہے کہ وہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی طرف پورا متوجہ ہو جائے اور اس کے طے شدہ مقصد کو اپنے کندھوں پر اٹھائے۔ دوسرے بنی نوع انسان کی بہتری اور کلام الٰہی کے پھیلانے کا بوجھ کامل طور پر اٹھائے۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ پہلے صوفیاء نے جو ولایت کے ایک مقام کا نام قطب رکھا ہے۔ اسی کو اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے حملان کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ حملان کے معنی بھی ہیں بوجھ اٹھانے والا۔ اور قطب ستارہ بھی سارے عالم شمسی کو اپنی کشش ثقل سے کھینچتے ہوئے کسی غیر معلوم جگہ کی طرف لے جا رہا ہے۔ پس حملان وہ شخص ہے جو دین اور دنیا کا بوجھ اٹھاتا ہے اور بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی کو پرانے زمانہ کے صوفیاء نے قطب کے لفظ سے تعبیر کیا تھا۔ جب یہ الہام ہوا اس وقت ۱۵ اور ۱۶ جون کی درمیانی رات کے تین بجے تھے۔ اسی وقت مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ اس سے معراج محمدی مراد ہے۔ جو دوسرے معراجوں سے الگ قسم کا اور زیادہ کامل ہے ورنہ یہودی کتب میں موسےؑ کے معراج کا بھی ذکر ہے۔ الیاسؑ کے معراج کا بھی ذکر ہے۔ اور یسعیاہ کے معراج کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح بائیبل سے حضرت نوحؑ کے باپ کے معراج کا بھی پتہ لگتا ہے۔ مگر یہ سب معراج ان کی شان کے مطابق تھے اور محمدی معراج کو نہیں پہونچتے تھے۔ اسی طرح امت محمدیہ کے سابق اولیاء کو بھی اپنے اپنے درجہ کے مطابق معراج ہوا۔ جس کو قرآن کریم میں دَنَا فَتَدَلّٰى کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ یعنی کچھ حد تک بندہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور کچھ حد تک خدا تعالیٰ اوپر سے آتا ہے جس طرح کھدر بھی ایک کپڑا ہے اور زربفت بھی ایک کپڑا ہے۔ اور پیتل بھی ایک دھات ہے اور سونا بھی ایک دھات ہے۔ اسی طرح ہر شخص کا معراج اس کی شان کے مطابق ہوتا ہے۔ کسی کی روحانی بلندی چند گز کی ہوتی ہے۔ کسی کی روحانی بلندی عرش تک جاتی ہے محض بلندی کے لفظ میں اشتراک نہ ان کو برابر کرتا ہے نہ ان کو ایک درجہ میں شامل کرتا ہے۔ اور مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ معراج کا واقعہ کئی دفعہ اور کئی شکلوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کو روحانی ترقی کا سلسلہ [illegible] اور درجہ بدرجہ ملتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ نیکیوں کی طرف آگے بڑھو اور اپنے سے پچھلوں کو کھینچ کر آگے بڑھاؤ۔ اسی حکم کے ماتحت جو شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ آپ بھی اسے کھینچ کر اپنی طرف قریب کرتے ہیں۔ اور جتنا وہ آپ کے قریب ہوتا ہے۔ اتنا ہی وہ خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور اس کے معیار کے مطابق اسے ایک روحانی بلندی کا درجہ مل جاتا ہے۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تا قیامت اپنے پر درود بھیجنے والوں کے مدارج بلند کرنے کا موجب ہوتے جائیں گے یہ ایک وسیع مضمون تھا جو دل میں آتا چلا گیا۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۵۶-۶-۱۸

قادیان میں نئے ڈپٹی کمشنر صاحب کی آمد

(از جناب ناظر صاحب امور عامہ قادیان)

۱۱ ستمبر کو نئے ڈپٹی کمشنر جناب بھیم سنگھ صاحب قادیان تشریف لائے اور جماعت احمدیہ کے وفد کو (جو مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز اور خاکسار (ملک صلاح الدین) پر مشتمل تھا) شرف ملاقات بخشا اور وعدہ فرمایا کہ آئندہ تشریف لانے پر بہار محلہ احمدیہ کو بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ کل خاکسار نے گورداسپور میں ملاقات کر کے ان کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا تھا اور اختصاراً سلسلہ کے بنیادی عقائد کا ذکر کیا تھا۔ جماعت احمدیہ آپکو خوش آمدید کہتی ہے۔ آپکے حسن اخلاق کا تذکرہ زبان زد عام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اس ضلع میں آنا پبلک کے لئے مبارک کرے اور آپ کو ان کی خدمت کا موقعہ عطا کرے۔

نئے تھانیدار کی آمد | قریب میں پنڈت رگھو ناتھ شرما کی بجگہ پنڈت چندر رتن صاحب قادیان پولیس اسٹیشن کے انچارج ہو کر تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ سردو تھانیدار تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ ہم جناب شرما صاحب کو الوداع کہتے ہوئے تکلیف محسوس کرتے ہیں وہاں ان کے نعم البدل کے آنے پر سرور ہیں اور انکو خوش آمدید کہتے ہیں۔

مقدمہ کسٹوڈین | صدر انجمن احمدیہ کا مقدمہ واگزاری جائداد آخری مرحلہ پر ہے۔ ۸ ستمبر کو جناب اسسٹنٹ کسٹوڈین صاحب نے قادیان میں ان عمارات کا موقعہ ملاحظہ کیا جن کا ذکر ڈگری میں ذکر ہے۔ ۱۲ ستمبر کو بٹالہ میں پیشی ہے۔ اس کا آخری فیصلہ دہلی میں ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے لئے ہر طرح مفید ہو اور ہر شر سے محفوظ ہو۔ آمین۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا پینسٹھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ

۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

منعقد ہو رہا ہے

احباب خود بھی تشریف لائیں۔ اور دیگر احباب کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۶ء

تحریک جدید

جناب وکیل المال تحریک جدید کے اعلان کے مطابق مورخہ ۲۳ ستمبر کو ہر جماعت مقامی طور پر یوم تحریک جدید کا اہتمام کر رہی ہو گی۔ مناسب ہے کہ اس روز تمام افراد جماعت کے سامنے تحریک جدید کے جملہ مطالبات کا اعادہ کیا جائے تا اس کی تفصیلات جس طرح بڑی عمر کے افراد کو بخوبی یاد ہیں اسی طرح نئی پود کے ذہن نشین بھی ہوتی چلی جائیں۔

یہ مبارک تحریک اپنے عظیم الشان نتائج کی حامل ہے جس کے شیریں پھل بار بار سامنے ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں احمدیت کے نام لیوا موجود نہ ہوں۔ بڑے بڑے ممالک میں خدا کے فضل سے احمدیہ مشنز قائم ہو چکے ہیں۔ اسلامی دعوت و تبلیغ کے لئے اُسی زبان میں موزوں لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی مخفی حکمتوں کے ماتحت ان ممالک میں ایسے سامان بھی ہو رہے ہیں کہ روحانیت کے پیاسے اس چشمہ کی طرف لپک رہے ہیں۔

چونکہ اس تحریک کا اجراء القاءِ ربانی سے ہوا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی اس میں غیر معمولی برکت رکھ دی۔ چنانچہ دیکھ لو اگر ایک طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کو سادہ زندگی کا سبق دیکر ان کے اخراجات میں بچت کے طریق بتائے اور انہیں مالوں کو اللہ کی راہ میں دے دینے کی تحریک فرمائی تا اس سے بیرونی ممالک میں اسلامی تبلیغ کے مراکز کھولے جائیں تو ساتھ ہی حضور نے اپنی جماعت کے نوجوانوں میں وقف زندگی کی تحریک بھی فرمائی جس پر بیسیوں نوجوان لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لئے میدان میں آگئے اور آج انہی کے ذریعہ ان تمام ممالک میں یہ کام وسیع سے وسیع تر کیا جا رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس کے خوشکن نتائج سب کے سامنے ہیں۔ دشمن اس کامیابی پر دانت پیس رہا ہے۔

پس تمام احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر اس تحریک کو کامیاب بنانے میں حصہ لیں۔ نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کریں تا نسلاً بعد نسل یہ کام چلتا چلا جائے پھر تحریک کے مالی حصہ میں شریک ہونے والوں کے دائرہ کو بھی وسعت دی جائے جو دوست اس کے لئے وعدہ کر چکے ہوں ان کی بروقت ادائیگی کی طرف توجہ دی جائے کیونکہ جو روپیہ جماعتی خزانہ میں پہنچ جاتا ہے اُسی سے اس تبلیغی جہاد کے سامان کئے جا سکتے ہیں اور جو روپیہ احباب جماعت کے پاس پڑا ہے۔ اُس پر آئندہ اخراجات کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

ذرا دوربین نگاہ رکھنے والے مقدس امام کے ان روح پرور کلمات طیبات پر غور فرمائیں جو حضور نے تحریک جدید میں بشاشت سے حصہ لینے کے بارہ میں فرمائے۔ فرمایا:-

"تم تو چند پیسوں کے اوپر ہچکچاتے ہو مگر خدا کی قسم اگر اس راہ میں اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں کو بھی اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا پڑے تو یہ سودا پھر بھی سستا ہے۔ پس تم بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھو اور بڑھتے چلے جاؤ اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھو۔ اور اپنی قربانیوں اپنے عزائم اور ایمانوں کی قوت سے دنیا پر ثابت کر دو کہ اسلام کی آج کی نسل بھی اسلام کی پہلی نسل سے پیچھے نہیں ہے بلکہ آگے ہے"

میخانہ وہی ساقی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمن خود بھینگا جس کو آتے ہیں نظر خمخانے دو

اخبار دعوت دہلی میں "ختم نبوت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے سات قسم کے دلائل سے اس مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت قطعی طور پر مسدود ہے چنانچہ مضمون کے دلائل کی بنیاد ان سات خصائص نبویہ پر رکھی گئی ہے جسے مضمون کے آغاز ہی میں اس طرح نمبروار جمع کیا گیا ہے:-

"(۱) رعب و نصرت (۲) پیروؤں کی کثرت (۳) سجدہ گاہی عالم (۴) دعوت عمومی (۵) جوامع الکلم (۶) تکمیل دین (۷) اعجاز دوام۔ یہ خصائص نبوی سب کے سب ختم نبوت کی دلیل نہیں بلکہ دلیلیں ہیں"

پھر ان تمام شقوں کی نمبروار افسانوی طریق پر تشریح کرتے ہوئے یہی نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ گویا آپ کو بمقابلہ دیگر انبیاء سابقہ یہ سات قسم کے غیر معمولی خصائص حاصل تھے اور ہر خصوصیت بوجہ اتم آپ میں پائی گئی اس لئے ثابت ہوا کہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ کون مسلمان ہے جو ان خصائص نبویہ کا انکار کرتا ہے۔ بے شک ان سب باتوں کے ایک ہی وجود میں بوجہ اتم جمع ہو جانے کا یہی مطلب ہے کہ جس بلند مقام اور درجہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہنچے کسی دوسرے نبی کو وہ مقام اور درجہ قطعاً حاصل نہیں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ کیونکر نکل آیا کہ آپ کی کامل اتباع اور پوری فرمانبرداری کرتے ہوئے بھی مقام نبوت کو کوئی شخص پا ہی نہیں سکتا جبکہ نبوت انعامات الٰہی میں سے ایک بہت بڑا روحانی انعام ہے۔ اور خود قرآن کریم صاف طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ **من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا** (النساء ع)

اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و کامل فرمانبرداری کے نتیجہ میں افراد امت کو چار قسم کے انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس آیت کے ساتھ جب سورت حدید کی اُس آیت کو ملا کر دیکھا جائے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الذین اٰمنوا باللہ و رسلہ
اولٰئک ہم الصدیقون
والشہداء عند ربہم

تو اخبار دعوت کے مضمون نگار کے طریق استدلال کے مطابق یہ امر بالبداہت ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جس قدر انبیاء علیہم السلام گزرے ان کے متبعین روحانیت کے تین درجات حاصل کرتے رہے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ افضل الرسل ہونے کے بمقابلہ دیگر انبیاء آپ کو ایک امتیازی شان بخشی گئی کہ آپ کی اُمت کے بعض افراد محض آپ کی اتباع و پیروی سے روحانیت کے چوتھے درجہ نبوت کو بھی حاصل کر سکتے ہیں

اس تشریح کے مطابق اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی مقام نبوت کو پا لیتا ہے تو بجائے اس کے کہ آپکی کسی طرح کی کسر شان ہو آپ کو وہ عظمت بزرگی اور خصوصیت حاصل ہوتی ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسرا نبی ہرگز نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جنہیں آپکی متابعت اور غلامی میں ظلی نبوت حاصل ہونے کا دعوےٰ ہے فرماتے ہیں ؎

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اسی طرح ایک ادنیٰ غلام کی طرح اپنے آقا کے حضور نذر عقیدت اور اظہار حقیقت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے سب سرمایہ کا مالک اس ہادی کامل صلی اللہ کو قرار دیتے ہیں جن کی قوت قدسی سے آپکو یہ مقام بلند حاصل ہوا۔ تو قابل اعتراض بات کونسی باقی رہ گئی ؎

میخانہ وہی ساقی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمن خود بھینگا جس کو آتے ہیں نظر خمخانے دو

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نمبر ۳ قادیان کا ایک تربیتی جلسہ

یہ جلسہ مورخہ ۲۴/۸/۵۶ بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم مولوی سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے آنرز نے اہمیت دعا پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا انسان کو دعا سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔ اور نہ ہی مایوس ہونا چاہئے کہ میری فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ چونکہ عالم الغیب ہے وہ انسان کی دعا کو جس رنگ میں اسکے لئے بہتر ہو قبول کرتا ہے۔ دوسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف نے برکات خلافت پر تقریر کی اور بیان کیا کہ ہر احمدی کو چاہیے کہ وہ مضبوطی سے خلافت کے نظام کے ماتحت خلیفہ وقت کے احکامات اور ارشادات کی پوری پوری اطاعت اور کامل فرمانبرداری اختیار کرے۔

آخر میں عہد دہرانے اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار برکت علی زعیم حلقہ نمبر ۳

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی وصیت

اس وصیت سے حضرت خلیفہ اوّل کی اولاد کے اعتراضات اور غیر مبایعین کے خیالات کی واضح تردید ہو جاتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۱ر اگست ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حال ہی میں جو فتنہ پیدا ہوا ہے اس کے متعلق ایک شہادت ڈاکٹر عبد القدوس صاحب کی الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب میاں عبد السلام صاحب مرحوم کے ساتھ سندھ میں زمین کے ٹھیکہ میں شریک رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میاں عبد الوہاب نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی اولاد کے لئے دنیوی ترقیات کی دعا فرمائی تھی لیکن ہمارے ابا نے اپنی اولاد کو خدا تعالےٰ کے سپرد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو

دین کی خدمت کی توفیق

نہیں ملی (مفصل شہادت الفضل مورخہ ۹ر اگست ۵۶ء میں درج ہے) یہ تو عبد الوہاب کی روایت تھی۔ اب ایک اور روایت ان کے ایک بھتیجے یعنی میاں عبد السلام صاحب مرحوم کے ایک لڑکے کی ملی ہے اس نے کہا ہے کہ ہمارے دادا جان بڑے امیر آدمی تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی جائداد پر حضرت صاحب کے خاندان اور صدر انجمن احمدیہ نے قبضہ کر لیا۔ اس روایت کے متعلق ایک احمدی دوست نے حلفیہ گواہی دی ہے۔ اسی طرح ان کے ایک اور بیٹے نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو (نعوذ باللہ) لکھنا نہیں آتا تھا۔ آپ کو جو شہرت نصیب ہوئی وہ ہمارے دادا جان کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ہمارے دادا جان کتاب لکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر اپنے دستخط کر دیتے اور اسے اپنے نام سے شائع کر دیتے۔ یہ

اللہ تعالےٰ کا فضل

ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی وصیت مل گئی ہے۔ یہ وصیت آپ نے اپنی وفات سے چند دن قبل لکھی تھی۔ میں وہ وصیت آپ لوگوں کو پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ لیکن اس وصیت کے سنانے سے قبل میں نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کی ایک تحریر سناتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نواب صاحب کے مکان پر ہی فوت ہوئے تھے۔ اور آپ نے وفات سے چند دن قبل اپنی وصیت بھی انہی کے حوالہ کی تھی۔ وہ میری طرف لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام ثانی سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور خلیفۃ المسیح علیہ السلام اول کی وصیت جو میرے سپرد حضرت موصوف نے کی تھی اس کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے۔ اب حصہ اول وصیت حضرت موصوف یعنی جو کچھ اولاد و جائداد کے متعلق درج فرمایا اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ میرے خیال میں ایک کمیٹی مندرجہ شخصوں کی بنائی جاوے خاکسار بوجہ حامل وصیت ہونے کے۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ پیر منظور محمد صاحب۔ میاں عبد الحی صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ یہ کمیٹی مندرجہ ذیل کام کرے۔ اول تحقیقات جائداد حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم مغفور۔ دوم تمام اثاث البیت جس میں شرعاً دخل جائز ہو اور کتب خانے کی حفاظت اور فہرست مرتب کرے۔ سوم گذارہ اہل بیت حضرت موصوف و اولاد کے کئے تدابیر انتظام و مقدار گذارہ کی بابت تجویز کرے۔ پس حضور اگر یہ مناسب تصور فرمائیں اس کی بابت مناسب حکم دیا جاوے۔ اور کمیٹی اگر یہی مناسب ہے انکی بابت ورنہ جو مناسب ہوں ان کو مقرر فرمائیں اور سردست مبلغ دو سو روپے برائے اخراجات دیدیا جائے۔ تاوقتیکہ مناسب انتظام ہو۔ المرقوم ۱۲ر مارچ ۱۹۱۴ء

محمد علی خاں

اس چٹھی پر میری طرف سے یہ [illegible] ہے کہ

السلام علیکم۔ بہت بہتر ہے۔ آپ ہی ان ان اصحاب کو جمع کر کے کوئی فیصلہ فرما دیں کتب خانہ کے معاملہ میں مولوی غلام نبی صاحب کو بھی مشورہ میں شامل کر لیا جائے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے جو وصیت فرمائی تھی وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم مع التسلیم

خاکسار بقائمی حواس لکھتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میرے بچے چھوٹے ہیں۔ ہمارے گھر مال نہیں ان کا اللہ حافظ ان کی پرورش اندادی یتامیٰ یا مساکین سے نہ ہو کچھ قرضہ حسنہ جمع کیا جائے لائق لڑکے ادا کریں یا کتب۔ جائداد وقف علی الاولاد ہو۔ میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز عالم باعمل ہو۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگذر کو کام میں لاوے میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن کریم کا درس جاری رہے۔ والسلام

نور الدین ۴ر مارچ

بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد علی خان گواہ شد۔ مرزا محمود احمد ۴ر ۳ ۱۴ گواہ شد۔ مرزا یعقوب بیگ گواہ شد محمد علی ۴ر ۳ ۱۴۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے یہ وصیت اپنی وفات سے صرف چند دن قبل لکھی تھی اور اسے مولوی محمد علی صاحب سے آپ نے تین دفعہ پڑھوایا تھا۔ جب وہ ایک دفعہ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا پھر پڑھو۔ جب وہ پھر پڑھ چکے تو فرمایا پھر پڑھو۔ پھر فرمایا اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیان کرو۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں تو آپ نے فرمایا پھر اس پر اپنے دستخط کر دو۔ پھر آپ نے مجھے بھی دستخط کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب [illegible] کرکے دستخط [illegible] خان صاحب مرحوم [illegible] اس وصیت میں صاف طور پر موجود ہے کہ آپ کے بعد دوسرا خلیفہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود

[illegible]

مولوی محمد علی صاحب نے [illegible] آپ کی [illegible] تین دن پہلے ایک ٹریکٹ چھپوایا کہ [illegible] کوئی خلیفہ نہیں ہونا چاہئے اور اسے آپ کی زندگی میں چھپا کے رکھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو وہ سارے پنجاب میں تقسیم کیا۔ اس وصیت میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ ہمارے گھر میں مال نہیں۔ جماعت کے دوستوں سے چندہ جمع کر کے میری اولاد کی پرورش کی جائے۔ لیکن ان کے بیٹے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ابا کو خدا تعالےٰ پر اتنا توکل تھا کہ آپ نے اپنی وفات کے وقت ہمیں خدا تعالےٰ کے سپرد کیا۔ کسی بندہ کے سپرد نہیں کیا۔ حالانکہ آپ نے انہیں صرف خدا تعالےٰ کے سپرد ہی نہیں کیا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ جماعت کے دوستوں سے قرضہ لے کر ان کی پرورش کی جائے گویا آپ نے انہیں جماعت کے سپرد کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ آپ نے اپنی اولاد کے لئے

دنیوی ترقیات کی دعائیں

کی تھیں۔ انہوں نے کبھی بھی نہیں کہا کہ میری اولاد کے لئے چندہ جمع کرنا یا قرضہ لے کر ان کی پرورش کرنا۔ آپ اپنی اولاد کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ لیکن ان کے گذارہ کے متعلق آپ نے کوئی وصیت نہیں کی۔ ہاں جب آپ فوت ہو گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے آپ کے ایک الہام سے یہ سمجھا کہ آپ کے خاندان کو گذارہ دینا چاہئے اور آپ نے ہمارے لئے کچھ گذارہ مقرر کر دیا۔ جب مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم جو ہمارے بڑے بھائی تھے۔ قادیان آئے تو انہوں نے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو میرے پاس بھیجا۔ وہ مجھے پہلے جب کہ خلیفہ ہو گئے ملے [illegible] اس وقت [illegible] سننے کے لئے جا رہا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ

مرزا سلطان احمد صاحب نے مجھے یہ پیغام آپ تک پہنچانے کے لئے دیا ہے کہ

خاندان کی ہتک

ہوگی۔ آپ ہرگز کوئی گذارہ قبول نہ کریں۔ مجھے اس بات پر غصہ آیا کہ وہ تو غیر احمدی ہیں انہیں کیا حق ہے کہ ہمارے متعلق کوئی بات کہیں۔ چنانچہ میں نے انہیں کہلا بھیجا کہ جماعت سے گذارہ لینا یا نہ لینا ہمارا کام ہے۔ میں اس بارہ میں آپ کا کوئی مشورہ سننے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے اپنے طور پر صدر انجمن احمدیہ سے کہدیا کہ ہم کوئی گذارہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو یہ اصرار رہا کہ ہمیں گذارہ لینا چاہیئے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کو پورا کر رہا ہوں۔ وہ الہام وہ ہے جس میں ”علم الدرمان ۲۲“ کے الفاظ آتے ہیں۔ اس سے آپ یہ نتیجہ نکالتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے لئے گذارہ مقرر کرنا چاہیئے۔

بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کو صرف

خدا تعالیٰ کے سپرد

ہی نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے ان کی پرورش کے لئے وصیت فرمائی کہ قرضہ حسنہ جمع کیا جائے اور ان کی پرورش کی جائے۔ اس کے بعد لائق لڑکے اسے ادا کریں۔ لیکن ہم نے ان کی پرورش کے لئے قرضہ حسنہ جمع نہیں کیا بلکہ آج تک انہیں وظائف دے کر پڑھاتے رہے۔ چنانچہ آپ کے بعض بچوں کو سو سو روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا رہا ہے۔ میاں عبدالسلام مرحوم کو بھی سو روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا رہا۔ جب وہ علی گڑھ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اور عبدالمنان کو بھی اتنا ہی وظیفہ ملتا تھا۔ جب وہ علی گڑھ میں پڑھتے تھے۔ عبدالوہاب کے متعلق مجھے یاد نہیں کہ اسے کس قدر وظیفہ ملتا رہا ہے۔ بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے تو یہ وصیت فرمائی تھی کہ ان کی اولاد کی پرورش کے لئے قرضہ حسنہ جمع کیا جائے لیکن ہم نے قرضہ حسنہ جمع نہیں کیا بلکہ انہیں

سلسلہ کے اموال سے وظائف

دے کر پڑھایا۔ دراصل غربا ان کی اس معیبت کو دور کیا جو ان پر آئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں جو تحریر فرمایا۔ کہ جائیداد وقف علی الاولاد ہو اس کے یہ معنے نہیں تھے کہ شریعت نے جو حصص مقرر کئے ہیں وہ باطل ہو جائیں گے۔ بلکہ آپ کا منشاء یہ تھا کہ شرعی طور پر جس قدر حصہ کسی کو مل سکتا ہے وہ اسے دیا جائے لیکن جب میاں عبدالحی صاحب فوت ہوئے اور ان کی بیوہ نے سید محمود اللہ شاہ صاحب سے شادی کر لی تو اس وقت ان بچوں کی والدہ نے انہیں بلا کر کہا کہ تم پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا اگر تم نے اپنی بیوی کا حصہ جائیداد سے طلب کیا اگر تم نے ایسا کیا۔ تو میں تمہارے لئے بددعائیں کروں گی۔ چنانچہ وہ ڈر گئے اور انہوں نے کوئی حصہ طلب نہ کیا۔ جب مجھے پتہ لگا تو میں نے کہا کہ وقف علی الاولاد کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ انہیں

شریعت کے احکام کے مطابق

جائیداد سے حصہ دیا جائے۔ چنانچہ میں نے خود حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں آپ سے اس بارہ میں بات کی تھی۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ وقف علی الاولاد کے یہ معنے نہیں کہ شریعت کے حصے باطل ہو جائیں۔ بلکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں کہ اسے اولاد میں شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ میاں عبدالحی آپ کا بیٹا تھا اور آپ کے بعد فوت ہوا تھا۔ اسلئے اس کا آپ کی جائیداد میں جس قدر حصہ تھا اس میں سے جتنا حصہ اس کی بیوی کے لئے شریعت نے مقرر کیا تھا وہ بہرحال اسے ملنا چاہیئے تھا۔ لیکن ان بچوں کی والدہ نے سید محمود اللہ شاہ صاحب سے کہا کہ اگر تم نے اپنی

بیوی کا حصہ

مانگا تو میں تمہارے لئے بددعائیں کروں گی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جو لڑکی کے والد تھے انہوں نے بھی کہا کہ اس کا حصہ شریعت نے مقرر کیا ہے۔ اور اسے ضرور ملنا چاہیئے۔ لیکن سید محمود اللہ شاہ صاحب کمزور دل تھے۔ انہوں نے کہا اماں جی کہتی ہیں کہ میں تمہارے لئے بددعائیں کروں گی۔ اس لئے میں یہ حصہ نہیں لیتا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ وہ بھی اس بات پر راضی ہو گئی ہیں کہ میں جائیداد میں سے اپنا حصہ چھوڑتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زندگی میں جائیداد سے کوئی حصہ طلب نہیں کیا۔ لیکن اماں جی نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر تم نے جائیداد میں سے اپنی بیوی کا وہ حصہ طلب کیا جو قرآن کریم نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ تو میں اس قرآن کے بھیجنے والے کے پاس تمہارے لئے بددعائیں کروں گی۔ حالانکہ جس خدا نے قرآن کریم میں اس کے لئے جائیداد میں حصہ مقرر کیا ہے وہ کسی دوسرے کی بددعائیں سنے گا کیوں۔ اگر اس نے آئندہ یہ بددعائیں قبول کرنی ہوتیں تو وہ قرآن کریم میں حصے کیوں مقرر کرتا۔ وہ کہہ دیتا کہ جیا ہو تو کسی کو حصہ دو اور چاہو تو نہ دو۔

بہرحال یہ وہ وصیت ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے وفات سے قبل کی۔ اور پھر یہ ان کی اپنی تحریر ہے جس پر نواب محمد علی خاں صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے علاوہ میرے بھی دستخط ہیں۔

پھر نواب صاحب مرحوم کی اپنی چٹھی موجود ہے جو انہوں نے میری طرف لکھی

وفات کے وقت

انہوں نے یہ تحریریں اپنی بیوی یعنی ہماری ہمشیرہ کو دے دیں۔ اور انہوں نے میاں بشیر احمد صاحب کو دے دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اس نے ان تحریروں کو ۴۲ سال تک چھپائے رکھا اور اب آ کر ظاہر کر دیا تاکہ ان لوگوں کا جھوٹ ظاہر ہو جائے۔ میاں عبدالوہاب نے کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ غلطی کی۔ کہ آپ نے اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے سپرد نہیں کیا۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ہمیں خدا تعالیٰ کے سپرد کیا۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنی وصیت میں لکھتے ہیں کہ ”ہمارے گھر میں مال نہیں۔ ان کا اللہ حافظ۔ ان کی پرورش امدادی بیتامی یا مساکین سے نہ ہو۔ کچھ قرضہ حسنہ جمع کیا جائے۔ لائق لڑکے ادا کریں“ گویا باپ تو اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے ساتھ

جماعت کے امراء

کے بھی سپرد کرتا ہے۔ لیکن اولاد کہتی ہے کہ ہمارے ابا نے ہمیں صرف خدا تعالیٰ کے سپرد کیا تھا۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے صرف دنیا نہیں مانگی بلکہ دین بھی مانگا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

کر ان کو نیک قسمت دے تو ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت

گویا دولت کے ساتھ دین کا لفظ بھی موجود ہے۔ لیکن محض تعصب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا درجہ بڑھانے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ آپ نے تو اپنی اولاد کے لئے دنیا مانگی تھی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے سپرد کیا تھا۔ حالانکہ اپنی اولاد کو

خدا تعالیٰ کے سپرد

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کیا تھا۔ چنانچہ آپ کا یہ الہامی شعر ہے کہ

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

کہ اے خدا میں اپنی ساری پونجی تیرے حوالہ کرتا ہوں تو کم و بیش کا اختیار رکھتا ہے۔

لیکن جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے یہ کہیں نہیں لکھا کہ ان کے لئے قرضہ حسنہ جمع کیا جائے وہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے خدا کے سپرد کرنے کے علاوہ اپنی اولاد کو جماعت کے امراء کے بھی سپرد کیا۔ اور وصیت فرمائی۔ کہ ان کی پرورش کے لئے

قرضہ حسنہ جمع کیا جائے

اور خدا تعالیٰ نے ان کی اولاد کو جھوٹا کرنے کے لئے یہ کاغذات اب تک محفوظ رکھے۔ اب دیکھیں اس وصیت کی اشاعت پر پیغامی کیا کہتے ہیں۔ اس تحریر پر مولوی محمد علی صاحب کے دستخط بھی موجود ہیں۔ وہ دیکھ لیں کہ انہوں نے آئندہ خلافت کے جاری رہنے کو تسلیم کیا ہے۔ پھر خلافت کے انکار کے کیا معنے۔ ہمیں اس وقت اس تحریر کو شائع کرنے کا خیال ہی نہ آیا۔ ورنہ یہ خلافت کے جاری رہنے کا

ایک بڑا بھاری ثبوت

تھا۔ نواب صاحب مرحوم نے اسے اپنے پاس محفوظ رکھا۔ ان کی عادت تھی کہ وہ چھوٹے چھوٹے کاغذ کے پرزوں کو بھی محفوظ رکھا کرتے تھے ان کی وفات کے بعد پچاس پچاس سال کے کاغذ نکلے۔ مثلاً کئی اس قسم کے پرانے پرزے نکلے کہ فلاں دھوبی کو ایک آنہ دینا ہے۔ فلاں موچی کو پانچ پیسے دینے ہیں۔ یا فلاں پنساری کو دھانے دینے ہیں۔ پھر ان کے خاندان نے یہ تمام رقوم ادا کیں۔ یہ وصیت بھی انہوں نے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ وفات کے قریب آپ نے یہ اپنی بیوی یعنی ہماری ہمشیرہ کے سپرد کر دی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ہمارے کام آ گئی۔ چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد نے بغاوت کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے خود آپ کی قلم سے ان کو جھوٹا ثابت کر دیا۔

(الفضل ۵ر ستمبر ۵۶ء)

۱۹۵۴ء کا ایک زبردست رویا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جماعت میں فتنہ پیدا کرنے والوں کی خبر اللہ تعالیٰ نے مجھے اگست ۱۹۵۴ء میں دے دی تھی۔ جو الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی طرف دمشق سے ایک دوست نے توجہ دلائی ہے۔ دوست پڑھ کے دیکھ سکتے ہیں کہ کیا اتنی دیر پہلے اس فتنہ کی خبر خدا تعالیٰ کے سوا کوئی دے سکتا تھا ہم وہ رویا ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

میں نے دیکھا کہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ میں ہوں اور کچھ اور دوست ہیں۔ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آمنے سامنے دو زانو بیٹھے ہیں سامنے میں ایک شخص آیا۔ جو ہندوستانی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے آکر حضرت مسیح علیہ السلام سے اجازت لی کہ میں کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ آپ کی اجازت سے اس نے اپنے فارسی اشعار سنانے شروع کئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑا قادر الکلام شاعر ہے پہلے اس نے ایک قصیدہ سنایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مناقب بیان کئے گئے ہیں۔ اور کچھ میری مدح کی گئی ہے۔ اس تمام عرصہ میں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آمنے سامنے دو زانو بیٹھے رہے لیکن باقی لوگ شاعر کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پہلے قصیدہ کے ختم ہونے کے بعد اس نے پھر اجازت لی۔ اور اجازت سے پھر ایک قصیدہ سنانا شروع کیا۔ وہ بھی فارسی میں تھا۔ اور اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخاطب تھے۔ اس کا مضمون کچھ اس قسم کا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت اور اسکو روشنی پہنچانے کیلئے مامور کیا۔ اور آپکا لایا ہوا نور مختلف گوشوں میں پھیل گیا۔ پھر وہ متعدد ممالک کا نام لیتا ہے اس کے بعد وہ اس مضمون سے گریز کرتا ہوا ادھر آتا ہے کہ کاٹھیاواڑ دیا ایسا ہی کوئی علاقہ اس نے ہندوستان کا بتایا ہے) کہ وہاں بھی گیا۔ اور وہاں لوگ آپ کے نام سے نا واقف تھے۔ اور آپکی تعلیم کسی تک نہیں پہنچی تھی۔ آخر میں چند شعر آپ کو غیرت دلانے کے لئے تھے۔ اور ان کا مضمون یہ تھا۔ کہ اے مسیح موعود کیا آپ اس علاقہ کیلئے مبعوث ہی نہیں ہوئے تھے یا آپ کے پیغام کو اس علاقہ میں ناکامی ہوئی۔ جب وہ آخری شعر پڑھنے لگا۔ تو مجلس مسحور ہو گئی۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی متاثر نظر آتے تھے اور بار بار ذکر الٰہی کرتے تھے۔ اس کے بعد پھر اس نے مزید کلام پڑھنے کی اجازت لی۔ اور پھر ایک فارسی نظم پڑھنی شروع کی۔ جس میں احمدیہ جماعت مخاطب تھی۔ اشعار کا مطلب یہ تھا کہ اسے احمدیو اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور تقویٰ کی عادت اور پرہیزگاری کا مادہ اس میں رکھا اور اگر وہ غلطی کر بیٹھے تو توبہ اور استغفار اور خدا سے معافی مانگنے کی طاقت اور رغبت اس میں پیدا کی لیکن لومڑی میں اس نے یہ خصلتیں نہیں رکھیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک لومڑی تمہارے اندر داخل ہو گئی ہے۔ اور بہت ہی توبہ استغفار اور انابت الی اللہ کا اظہار کرتے ہوئے تمہارے اندر رسوخ پیدا کر رہی ہے اور تم اس کے اظہار خیالات پر خوش ہو۔ حالانکہ تم نہیں سوچتے کہ جو مادہ خدا تعالیٰ نے اس میں پیدا ہی نہیں کیا۔ اس کا اظہار اس سے کس طرح ہو سکتا ہے یہ مادہ تو انسان میں پیدا کیا گیا ہے۔ اگر انسان ایسی باتیں ظاہر کریں۔ تو تم دھوکے میں آ سکتے ہو۔ کہ شاید بدی ہو۔ لیکن اگر ایک لومڑی ایسی باتیں کرے۔ تو پھر دھوکہ لگنا ممکن ہی کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو چیز خدا تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کی۔ وہ اس سے کس طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔

اس وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمثیلی زبان میں جماعت میں پیدا ہونے والے کسی فتنہ کا ذکر کر رہا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ عارضی طور پر تبدیلی ظاہر کرنے والوں کو مستقل اور مجرب لوگوں پر ترجیح کس طرح دی جا سکتی ہے۔ وہ تبدیلی کتنی بھی شاندار نظر آئے۔ بہرحال اس میں منافقت کا امکان موجود ہے۔ لیکن ایک مستقل وفاداری اور نیکی خواہ بظاہر چھوٹی ہی نظر آئے وہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔

ہاں مجھے یاد آیا۔ کہ اس رویا کے شروع میں میں نے دیکھا کہ کسی سرکاری افسر نے کوئی تقریر ایسی کی ہے جس میں احمدیت پر کچھ اعتراضات ہیں۔ اس کو سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک پبلک فون کی جگہ پر چلے گئے ہیں۔ اور فون پر اس کی تردید شروع کی ہے۔ مگر بجائے آپ کی آواز فون میں جانے کے ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اس فون میں آپ نے ان سب اعتراضوں کو رد کیا ہے۔ جو اس افسر کی طرف سے کئے گئے تھے۔ (الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء)

اس میں جس لومڑی کا ذکر ہے۔ اس کی شرارتوں کے متعلق جو گواہیاں مل رہی ہیں وہ بھی ۱۹۵۰ء و ۱۹۵۲ء کے زمانے سے مل رہی ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ شاید یہ لومڑی اللہ رکھا ہو۔ لیکن اللہ رکھا تو کسی شمار قطار میں نہیں۔ اس سے جماعت کے آدمی دھوکہ کہاں کھا سکتے ہیں۔ اس سے تو سوائے چند بے وقوفوں کے جماعت میں کوئی دھوکا نہیں کھا سکتا۔ یہ لومڑی تو وہی ہے جو پدرم سلطان بود کا نعرہ لگاتی پھرتی ہے۔ بہرحال یہ خواب دوبارہ الفضل میں درج کی جاتی ہے۔ تاکہ دوست اس کو پڑھ کر دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۵۴ء میں کتنا زبردست غیب مجھ پر ظاہر کیا۔ دو چار دن کے بعد ہم ایک دوسری رویا شائع کریں گے۔ جو ۱۹۵۴ء میں ظاہر کی گئی۔ اور جس میں اس لومڑی کی تعیین بھی کر دی گئی ہے۔ اس کو پڑھ کر دوستوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہمارا خدا کیسا غیب دان خدا ہے۔ اور کوئی چیز اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اور وہ اپنے سب دین کو واقعہ کے ظاہر ہونے سے سالوں پہلے خبردار کر دیتا ہے۔

(الفضل ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تازہ رویا

نوٹ:۔ یہ رویا یکم اور ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کی درمیانی رات کی ہے

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

میں نے خواب میں دیکھا جیسے کوئی غیر مرئی وجود مجھے کہتا ہے (اغلباً فرشتہ ہی ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ جو وقفہ وقفہ کے بعد جماعت میں فتنہ پیدا ہونے دیتا ہے تو اس سے اسکی یہ غرض ہے کہ وہ ظاہر کرے کہ جماعت کس طرح آپ کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ یا جب آپ کسی خاص طرف مڑیں تو وہ کس طرح سرعت سے آپ کے ساتھ مڑتی ہے یا جب آپ اپنی منزل مقصود کی طرف جائیں تو وہ کس طرح اسی منزلِ مقصود کو اختیار کر لیتی ہے۔ جب وہ فرشتہ یہ کہہ رہا تھا تو میری آنکھوں کے سامنے جلاہوں کی ایک لمبی تانی آئی جو بالکل سیدھی تنی تھی۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ صراط مستقیم کی مثال ہے جس کی طرف آپ کو خدا لے جا رہا ہے۔ اور ہر فتنہ کے موقعہ پر وہ دیکھتا ہے کہ کیا جماعت بھی اسی صراطِ مستقیم کی طرف جا رہی ہے یا نہیں۔

تانی دکھانے سے یہ مراد بھی ہے کہ کس طرح نازک تاگے آپس میں باندھے جا کر مضبوط کپڑے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں یہی حالت جماعت کی ہوتی ہے۔ جب تک ایک امام کا رشتہ اسے باندھے رکھتا ہے وہ مضبوط رہتی ہے اور قوم کے ننگ ڈھانکتی رہتی ہے۔ لیکن امام کا رشتہ اس میں سے نکال لیا جائے تو ایک چھوٹا بچہ بھی اسے توڑ سکتا ہے۔ اور وہ تباہ ہو کر دنیا کی یاد سے مٹادی جاتی ہے۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

نوٹ:۔ کچھ عرصہ سے میں نے اپنی خوابیں چھپوانی بند کر دی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میرا خیال ادھر پھر گیا تھا کہ رؤیا کو باقاعدہ چھپوانا ماموروں کا کام ہے۔ لیکن اب اس فتنے میں بہت سی رؤیا نکلیں جو اب شائع کی جائیں گی جن میں تفصیل کے ساتھ موجودہ فتنہ کو بیان کیا گیا ہے۔ ممکن ہے درمیانی عرصہ کی خوابیں بھی شائع ہو جاتیں۔ اور کئی رویا جماعت کے ایمان کے بڑھانے کا موجب ثابت ہوتیں۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ ماموروں کی نقل کے طور پر نہیں۔ بلکہ جماعت کے ایمان کو زیادہ کرنے اور ان میں بھی تعلق باللہ پیدا کرنے کی خواہش کی غرض سے بعض اہم خوابیں یا کشوف شائع ہوتے رہنے چاہئیں۔ دوسرے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو خواب دکھائے یا الہام سے نوازے۔ تو وہ بھی اطلاع دیتے رہا کریں۔ تا جن کو خواب یا الہام نہیں ہوتے وہ بھی دعاؤں اور درود کے ذریعہ سے اس انعام کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جن خوابوں کو میں تعبیر کے لحاظ سے اہم سمجھوں گا الفضل میں شائع کرنے کے لئے دے دوں گا۔ مگر دوستوں کو اصرار نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کی خواب ضرور شائع ہو کیونکہ خواب اور الہام کے ضرور شائع کرنے کا حکم صرف مامور کو ہوتا ہے۔ بلکہ مامور کو بھی بعض خوابوں اور الہاموں کے شائع کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ وہ وحی جس کو ہر صورت میں شائع کرنے کا حکم ہوتا ہے وحی متلو ہوتی ہے۔ اور ایسی وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اب ہمارے ایمان اور علم کے مطابق قیامت تک کسی انسان پر ایسی وحی نازل نہیں ہوگی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی کسی نبی پر ایسی وحی نازل نہیں ہوئی۔ اور اسی وجہ سے آپ سے پہلے نبیوں کی وحی کے محفوظ رکھنے کا خدا تعالیٰ نے وعدہ نہیں کیا۔ یہ کمال صرف قرآن کو حاصل ہے۔ اور اسی کو قیامت تک حاصل رہیگا۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲-۹-۵۶

(الفضل ۵-۹-۵۶)

روزنامہ "سفینہ" کی ایک افترا کا جواب

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"سفینہ" لاہور مورخہ ۵ ستمبر نے لکھا ہے مرزا صاحب نے اپنے خطبہ میں فتنہ میں حصہ لینے والوں کو گھٹیا قسم کے لوگ کہا ہے۔ نیز کہا ہے کہ ان میں کوئی عالم اور صاحب رویا نہیں۔ اس کے بعد پوچھا ہے کہ مرزا صاحب بتائیں کہ مندرجہ ذیل عالم نہیں ہیں؟ عبد المنان عمر ایم۔ اے مولوی فاضل۔ علی محمد اجمیری مولوی فاضل ملک عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی۔ محمد صالح نور مولوی فاضل۔ محمد حیات تاثیر مولوی فاضل۔ نیز مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی عالم اور صاحب کشف نہیں تھے؟

جس خطبہ کا حوالہ دیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ جو شخص کسی خواب کے ذریعہ سے یا آسمانی دلائل کے ذریعہ سے مجھ پر ایمان لایا ہے اگر وہ اس فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ خود اپنے آپ کو کذاب کہتا ہے۔ اسے ہر شخص کہے گا کہ اے بیوقوف اگر صداقت وہی ہے جس کا تو اب انکار کر رہا ہے تو تُو نے اپنی خواب کیوں شائع کرائی تھی۔ اس کے بعد فتنہ کرنے والوں کے متعلق لکھا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت تک جن لوگوں نے اس فتنہ میں حصہ لیا ہے وہ نہایت ذلیل اور گھٹیا قسم کے ہیں ایک بھی ایسی مثال نہیں پائی جاتی کہ جماعت کے صاحب علم اور تقوےٰ اور صاحب کشوف لوگوں میں سے کوئی شخص فتنہ میں مبتلا ہوا ہو۔ سارے کے سارے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں۔ صرف بعض ادنیٰ قسم کے لوگ تھے جنہوں نے کہا کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد اب کہہ رہی ہے ہم کیا کریں۔ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ ۴۲ سال تک جو تم نے میری بیعت کیے رکھی تھی تو کیا تم نے مجھے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کی وجہ سے مانا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایڈیٹر "سفینہ" نے اپنی لسٹ میں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام شامل کیا ہے وہ ہوش و حواس میں نہیں کیا۔ خطبہ میں ذکر تو موجودہ فتنہ کا تھا۔ جو حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی اس فتنہ سے چار سال پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ چار سال پہلے فوت ہونے والے شخص کا ذکر اس فتنہ کے سلسلہ میں ایڈیٹر سفینہ کے سوا کون کر سکتا ہے ۱۲؍ اگست والے خطبہ میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ جن لوگوں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ وہ ہیں جو علم روحانی اور تقوےٰ رکھتے ہیں اور صاحب کشوف ہیں احمدیہ بھی اس فتنہ میں شامل ہیں اور کہا گیا ہے کہ ایسا کوئی شخص نہیں۔ ایڈیٹر "سفینہ" نے جو مولوی عبد المنان عمر ایم۔ اے کا نام لکھا ہے تو کس وجہ سے؟ کیا وہ ان کی کوئی کشف بتا سکتا ہے جو انہوں نے کسی کتاب یا اخبار میں شائع کی ہو۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ پوری ہو گئی ہو۔ ایم۔ اے اور مولوی فاضل ہونا تو اس بات کی علامت نہیں کہ ان کو علم روحانی اور تقوےٰ حاصل ہے اور وہ صاحب کشف ہیں۔ اگر ایم۔ اے اور مولوی فاضل ہونا اس بات کی دلیل ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ۔ اور حضرت علیؓ کو تو جواب مل جاتا۔ بلکہ عیسائی لوگ تو یہ بھی کہتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی (نعوذ باللہ) صاحب کشف اور الہام نہیں تھے۔ کیونکہ سفینہ کے ایڈیٹر کے بنائے ہوئے معیار کے مطابق نہ وہ ایم۔ اے تھے نہ مولوی فاضل یہی جواب علی محمد اجمیری کے متعلق ہے اور یہی جواب محمد صالح نور اور محمد حیات تاثیر کے متعلق ہے۔ محمد صالح نور اور محمد حیات بے شک مولوی فاضل ہیں۔ لیکن یہ دونوں مبائعین احمدیوں کے خرچ سے مولوی فاضل ہوئے ہیں۔ اور پھر دونوں میں سے کسی کو صاحب کشف ہونے کا دعوےٰ نہیں۔ اگر ہے تو سفینہ کا ایڈیٹر ان کے کشف اور خواب شائع کرے۔ جو انہوں نے دو تین سال پہلے اخبار یا کتابوں میں چھپوائے ہوں اور پھر پورے ہوئے ہوں۔ اسی طرح مولوی علی محمد اجمیری کے بھی کشف شائع کریں۔

باقی رہے ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم تو وہ ان لوگوں کے مخالف ہیں ان کا نام میرے مخالفوں میں لکھنا محض شرارت ہے۔ غرض مولوی محمد علی صاحب کا نام لکھنا جو اس فتنہ سے چار سال پہلے فوت ہو چکے تھے اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کا نام لکھنا جو میرے وفادار مرید ہیں اول درجہ کی بد دیانتی اور خباثت ہے۔ اگر سفینہ کے ایڈیٹر کو سچائی کا کوئی بھی احساس ہے تو وہ یہ ثابت کرے کہ مولوی محمد علی صاحب اس فتنہ کے وقت زندہ تھے۔ اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کا بیان شائع کرے کہ وہ میرے مخالف تھے اور مولوی عبد المنان اور مولوی اجمیری اور صالح نور اور محمد حیات تاثیر کی وہ کشوف شائع کرے جو انہوں نے آج سے چند مہینے پہلے یا چند سال پہلے شائع کئے ہوں اور وہ پورے ہو گئے ہوں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو ہمارا جواب اس کو یہ ہے کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

اس مضمون کے لکھنے کے بعد ملک عبد الرحمٰن صاحب کا اپنا خط بھی ملا جو شائع کیا جا رہا ہے اور جو ایڈیٹر سفینہ کے جھوٹ کا ایک بین ثبوت ہے۔

مرزا محمود احمد ۸/۹/۵۶

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ کا خط

گجرات ۶/۹/۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جان سے پیارے آقا۔ سیدی حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور!

آج کی ڈاک میں مجھے اخبار "سفینہ" لاہور کا پرچہ مورخہ ۵/۹/۵۶ موصول ہوا ہے جو میرے نہایت ہی پیارے دوست ملک مبارک احمد صاحب ایمن آبادی نے مجھے بھیجا ہے۔ اس کے پہلے صفحہ کے کالم ۲ پر فتنہ پردازوں کی فہرست میں خاکسار کا نام بھی از راہِ شرارت درج کیا گیا ہے۔ جس وقت یہ اخبار مجھے ملا۔ اس وقت میرے پاس الحاج مرزا اللہ دتا اور الحاج میاں برکت علی صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر گجرات بس سروس (غیر احمدیان) اور برادرم ملک عزیز احمد صاحب مبلغ باوا کے والد محترم ملک محمد شفیع صاحب تشریف فرما تھے اور اخبار موصول ہونے سے ایک منٹ پہلے مرزا اللہ دتا صاحب نے برسبیل تذکرہ مجھ سے پوچھا کہ آج کل اخبارات میں آپ کی جماعت کے کسی اندرونی انتشار کا ذکر آ رہا ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو میں نے اس سے کہا کہ اخبارات خواہ مخواہ اس بارے میں جھوٹی خبریں شائع کر رہے ہیں۔ اور یہی ان کا ہمارے خلاف پرانا شیوہ ہے۔ اتنے میں اخبار سفینہ آ گیا۔ تو میں نے اسی وقت مرزا صاحب موصوف کو یہ اخبار دکھا کر کہا کہ یہ تازہ بتازہ زندہ مثال دیکھ لیجئے۔ میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں۔ اور ان تمام آدمیوں پر جو اس فتنہ میں شریک ہیں لعنت بھیجتا ہوں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر دل وجان سے فدا ہوں۔ اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی اپنی نجات سمجھتا ہوں۔ لیکن اخبار مذکور کی خباثت ملاحظہ ہو۔ کہ میرا نام بھی اس نے ان لعنتیوں کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور خباثت آپ کیا چاہتے ہیں؟

حضور! میں یہ سطور حضور کی خدمت میں اس لئے نہیں لکھ رہا کہ مجھے یہ وہم ہے کہ شاید حضور اخبار مذکور کی اس شرارت آمیز خبر کی وجہ سے میرے بارے میں کوئی گمان فرمائیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ میرے بارے میں حضور کو کبھی کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس غرض سے لکھ رہا ہوں۔ کہ ناکسار کا یہ عریضہ "الفضل" میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ مخالف اخبارات اور فتنہ پردازوں کی کذب آفرینی تعلیم یافتہ اور انصاف پسند غیر احمدی شرفاء پر اچھی طرح واضح ہو جائے۔ اور وہ ان کے جھوٹے پراپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں۔

حضور کے بارے میں میرا ایمان علیٰ وجہ البصیرت ہے اور حضور کی ذات سے مجھے عقیدت نہیں بلکہ عشق ہے اور میں حضور کو اس وقت سے "مصلح موعود" کی پیشگوئی کی مصداق یقین کرتا ہوں جبکہ ابھی تک حضور نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ بھی نہیں فرمایا تھا اس بارے میں سلسلہ کا لٹریچر اور میری تحریرات گواہ ہیں۔ پھر جب حضور نے علم الٰہی کی بناء پر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ تو وہ ایمان جو علم الیقین کے رنگ میں تھا۔ حق الیقین بن گیا اور اب تک خدا کے فضل سے قائم ہے اور انشاء اللہ العزیز قبر میں ساتھ جائے گا ؎

تبلیٰ عظامی وفیہا من مودتکم ٭ ھویً مقیم وشوق غیر منصرم

مجھے ان معترضین کی جہالت پر تعجب آتا ہے کہ ان لوگوں کو کچھ بھی علم نہیں مگر اخبارات کے کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہیں۔ اب تک احراری ترجمان "نوائے پاکستان" الٹا در کھا فتنہ پرداز کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا معتمد علیہ لکھ رہا ہے

اسی طرح ایک دو دن ہوئے "پاکستان ٹائمز" میں ایک صاحب کا خط چھپا تھا۔ جس میں محترمی چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے مطبوعہ خط کے اس فقرہ پر اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ حضور تو حضور کی ولادت باسعادت سے بھی پہلے احمدیت کا ایک ضروری جزو تھے۔ ظاہر ہے کہ محترم (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ایک سچی گواہی

(از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی دام فیضہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ راگست ۱۹۵۶ء میں مولوی عبدالسلام صاحب کے بعض بیٹوں یعنی حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ناخلف پوتوں کی اس لاف زنی کا ذکر فرمایا ہے کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو (نعوذ باللہ) لکھنا نہیں آتا تھا آپ کو جو شہرت نصیب ہوئی وہ ہمارے دادا جان کی وجہ سے ہوئی ہے ہمارے دادا جان کتاب لکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر اپنے دستخط کر دیتے اور اسے اپنے نام سے شائع کر دیتے۔"

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔

افسوس ایسی باتیں کرنے والوں کی بدنصیبی اُنہیں کس مقام پر پہنچا رہی ہے۔ وہ نہیں دیکھتے کہ ایسا سفید جھوٹ بول کر دنیا کی آنکھوں میں کس طرح خاک ڈالنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے جیسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ابھی تو بیسیوں کی تعداد میں زندہ موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اس مقدس وجود کو دیکھا اور اپنے کانوں سے آپ کے حیات آفریں کلمات طیبات سُنے۔ اگرچہ فطرتی طور پر ہی کسی متنازعہ باتوں میں پڑنے سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور اپنے ایمان و ایقان کی بنا اس بصیرت پر رکھتا ہوں جس نے آج سے ۶۲ سال پیشتر مجھے اس مسیحائے زماں کے قدموں میں پہنچا دیا اور اُس کے انفاس قدسیہ سے میں نے اسلام جیسا حیات بخش مذہب اختیار کیا۔ نیز میری موجودہ صحت اسبات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں لکھنے پڑھنے کا کام کر سکوں۔ مگر جب میرے کانوں میں ایسی جھوٹی اور افتراء سے پُر باتیں پڑتی ہیں تو

موقع کا گواہ

ہونے کی وجہ سے میں اس سچی گواہی کو چھپا نہیں سکتا۔ اس لئے محض اظہار حق اور اقیموا الشهادة لله کے ارشاد الٰہی کے پیش نظر چند باتیں ذیل میں بیان کرتا ہوں۔

ایسی دور از صداقت بات کہنے والے تو کجا اُن کے ماں باپ کا ہی اُس وقت کچھ نام و نشان نہ تھا جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی کشش سے آپ کے پاس کھیچے چلے آئے۔ میری مراد اُس زمانہ سے ہے۔ جبکہ حضرت خلیفہ اول رضؓ جموں میں مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں تھے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی تھی۔ جس میں حضور نے اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی فضیلت کے ایسے دلائل بیان فرمائے تھے جس پر مولوی محمد حسین صاحب جیسے معاند نے صاف طور پر لکھا کہ :-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی ....

اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے!!"

(اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ سال ۱۸۸۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے جموں میں جب اس کتاب کا مطالعہ فرمایا تو سیدھے قادیان پہونچے اور آپ کی غلامی میں ایسے جکڑے گئے کہ بعد میں اپنے آبائی وطن بھیرہ کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے قادیان کے ہو گئے۔ اس کیفیت کو سامنے رکھ کر مولوی عبدالسلام صاحب کے بیٹے اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نام کو دھبہ لگانے والے ناخلف پوتے سے کوئی پوچھے کہ براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت تمہارے دادا کہاں تھے پھر کیا تم اپنے بیان میں سچے ہو یا وہ جو براہین احمدیہ کے نور کی تاب نہ لا کر اس کے لکھنے والے کی غلامی میں آ گرا۔ اور آخری دم تک اسی میں سعادت سمجھی کہ آپؑ کا غلام کہلائے!!

——— (۲) ———

اسبات پر ایک اور پہلو سے بھی غور کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کے ساتھ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اپنی مخصوص تصانیف بھی موجود ہیں۔ جو شروع سے اب تک آپؓ کے نام سے شائع ہوئی ان کے طرز بیان اور قوت تحریر و استدلال کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے کیا جا سکتا ہے۔ دنیا ایسی اندھی نہیں جیسے عبدالسلام صاحب کے بیٹوں نے دنیا کو سمجھ رکھا ہے۔ دونوں قسم کی تصانیف کو دیکھ کر لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے؟

——— (۳) ———

ان کے دادا کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے فدائیت اور خاکساری کا تو یہ عالم تھا کہ میں نے اپنی ۱۳ سالہ زندگی میں جو محض خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں مجھے گذارنے کا موقعہ مجھے دیا کبھی نہیں دیکھا کہ آپ حضور کی مجلس میں آگے بڑھ کر بیٹھے ہوں بلکہ عموماً سب سے پیچھے جوتیوں میں بیٹھ جایا کرتے اور جب ہم لوگ جگہ چھوڑ کر آگے بڑھنے کے لئے عرض کرتے تو فرمایا کرتے میرا مقام یہی ہے تم جہاں بیٹھے ہو بیٹھو۔ حتیٰ کہ متعدد مواقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے کہ مولوی صاحب آگے تشریف لائیں۔ اور آپ الامر فوق الادب کے ماتحت تعمیل ارشاد کرتے۔

——— (۴) ———

مجھے ۱۹۰۰ء کی عیدالاضحیہ کا واقعہ بخوبی یاد ہے اور اس وقت بھی وہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالہام الٰہی ہم غلامان کو اسبات کی اطلاع بھجوائی کہ آج ہم عربی میں کچھ بولیں گے۔ چنانچہ متعدد آدمی اس تاریخی خطبہ کو نوٹ کرنے کے لئے کاغذ قلم لے کر آئے۔ میں نے بھی فروع کے چند کلمات لکھنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ کام میری طاقت سے بالا تھا۔ میں نے دیکھا کہ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام روحانی وارفتگی کے عالم میں خطبہ ارشاد فرماتے جا رہے تھے۔ وہاں لکھنے والے جلد جلد اسے قلمبند کرتے چلے جاتے تھے حتیٰ کہ بعض مقامات پر کسی لفظ کے متعلق خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ جو اس خطبہ کے لکھنے والوں میں سے تھے انہوں نے حضور سے دریافت کیا کہ حضور اس کا ہجہ کیا ہے اور حضور کی وضاحت کے بعد اسے صحیح لکھا چنانچہ اسی قسم کے خداداد علم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں :-

علم قرآن علم آں طیب زبان
علم غیب از وحی خلاق جہاں
ایں سہ علمم چوں نشانہا دادہ اند
ہر سہ ہمچوں شاہداں استادہ اند
آدمی زادے ندارد ہیچ فن
تا در آید در ہمیں میداں بہ من

——— (۵) ———

مجھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے بلند مقام سے انکار نہیں بلکہ میں اُن کی قدر و منزلت، عزت و احترام کرنے میں ان کی اولاد سے کہیں آگے ہوں۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں آپؓ ایک خادم سے بڑھ کر اور کچھ حقیقت نہ رکھتے تھے اور جب تک زندہ رہے اسی میں اپنی سعادت سمجھتے رہے۔ اب اگر ان کی ناخلف اولاد اُن کو ایسے مقام پر پہنچانا چاہتی ہے کہ جس سے گویا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استاد ہونے قرار پاتے ہیں تو یہ ایسی بات ہے کہ اگر حضرت خلیفہ اول رضؓ اپنی زندگی میں سُن پاتے تو مارے شرم کے ان کا سر جھک جاتا۔ اور اس قسم کی باتیں کرنے والی اولاد کو یقیناً عاق کر دیتے۔

بہرحال موقعہ کا گواہ ہونے کی وجہ سے ایسی ناروا باتوں کو سُن کر میں سمجھتا ہوں کہ میرے ذمہ یہ ایک فرض تھا جسے میں نے محض خدا کی خاطر بیان کر دیا۔

فتدبروا یا اولی الابصار

درخواست دعا مکرم و محترم سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر ایک عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں کافی علاج معالجہ کیا گیا مگر افاقہ نہیں پڑا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار رفیق احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر

معراج شریف

از مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر شاہجہانپور

تمام فرقہ ہائے اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف ہوا۔ معراج شریف میں خدا تعالےٰ نے آپ کو بہت سے اسرار اور امور غیبیہ سے آگاہ فرمایا۔ اگرچہ معراج شریف کی روایات و تفصیلات میں ابتداء سے ہی اختلاف چلا آرہا ہے۔ مگر واقعہ معراج سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ قرآن پاک احادیث اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو آسمانوں کے نظارے دکھانے اور بیت المقدس کی سیر کرانے کے دو عظیم الشان واقعات ہیں۔ جن میں اسلام کی عالمگیر فتوحات اور اسلام کے اکناف عالم میں پھیلنے اور اسلام کے قیامت تک ممتد ہونے کے نظارے تمثیلی زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔

قرآن شریف میں آنحضرت صلعم کا مسجد الحرام (مکہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) جانے اور مسجد الحرام (مکہ) سے آسمانوں پر جانے کے واقعات کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ نجم میں آتا ہے۔ دو نوں واقعات الگ الگ ہیں۔ لیکن بعض روایات کی وجہ سے سمجھنے میں پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ واقعہ اسراء جس کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں سبحان الذی اسرای بعبدہ لیلاً ۔ ۔ ۔ ۔ میں ہے۔ اس میں آنحضرت صلعم کو مسجد الحرام (مکہ) سے مسجد اقصےٰ (بیت المقدس) تک لے جانے اور واپس لے آنے کا ذکر ہے۔ آسمانوں پر جانے کا ذکر نہیں۔ اور یہ واقعہ حضرت ام ہانی کے گھر پیش آیا۔ جبکہ دوسرا واقعہ اسراء مسجد الحرام سے سیدھے آسمانوں پر جانے کا ہے جس کا ذکر سورہ نجم میں بھی ہے۔ اس میں بیت المقدس جانے کا ذکر نہیں۔ اس واقعہ کی شہادت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے بھی دی ہے۔

معراج شریف جو نو رات کو ہوئی۔ اور عربی زبان میں رات کے سفر کو اسراء کہتے ہیں اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسراء اور معراج شریف کو دونوں کو اسراء ہی کہا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ اسراء و معراج کو ایک قرار دینے کی غلطی بہت سے مفسرین کو لگی بہر حال آنحضرت صلعم کا معراج اہل اسلام کے نزدیک مسلمات میں سے ہے اور اس سے اسلام کی شان و شوکت کا پتہ چلتا ہے۔ معراج سے آنحضرت صلعم کی شان و مقام کا علم ہوتا ہے۔

معراج شریف کی تفصیلات کے اختلافات میں سے ایک اختلاف یہ بھی ہے کہ بعض کا خیال ہے کہ آنحضرت صلعم کو معراج پاک جسد عنصری یعنی اسی ہڈی و گوشت و پوست والے جسم کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور بعض کا خیال ہے کہ حضور کا جسم نورانی و لطیف تھا۔ اور یہ کہ معراج کے واقعات ایک نہایت ہی پاکیزہ و لطیف کشف کے ذریعہ دکھائے گئے تھے

(۱) قرآن پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جسد عنصری آسمانوں پر نہیں جا سکتا۔ دوسری طرف مسلمانوں کا عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ روح بغیر جسم کے نہیں رہ سکتی۔ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آسمانوں پر جانا یا بیت المقدس میں جانا بغیر جسم کے ناممکن ہے۔ چاہے وہ جسم کثیف ہو یا جسم لطیف۔ بہر حال جسم ضرور تھا۔ واقعہ اسراء جس میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک جانے کا ذکر ہے اور یہ اسراء ام المومنین حضرت ام ہانی کے گھر ہوئی۔ اس اسراء کو قرآن پاک نے رؤیا قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرمایا ہے

وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس (بنی اسرائیل ع۶)

یعنی ہم نے جو رؤیا، تجھے (اے محمد مصطفےٰ) دکھائی ہے وہ لوگوں کے لئے آزمائش ہے۔

(۲) آسمانوں پر جسم خاکی کے جانے کے بارے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ یہی ہے کہ جسم خاکی آسمانوں پر نہیں جا سکتا ہے۔ جب کفار نے آنحضرت صلعم سے آسمان پر جا کر کتاب لانے کا معجزہ مانگا۔ تو آنحضور نے اپنا عقیدہ در بارہ صعود آسمان یہ بیان فرمایا۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً (بنی اسرائیل ع۱۰)

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کفار کو جواب دے۔ کہ میرا رب پاک ہے۔ میں ایک انسان ہوں۔ اور رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور بشر یا بشر رسول ہی کیوں نہ ہو۔ جو جسم عنصری آسمان پر نہیں جا سکتا۔

(۳) معراج کی حدیث کے آخر میں لکھا ہے واستیقظ وھو فی المسجد الحرام۔ بخاری کتاب التوحید باب قولہ وکلم اللہ موسیٰ تکلیماً جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ مصری) یعنی اس کے بعد آنحضرت صلعم جاگ پڑے۔ اس حال میں کہ آپ مسجد الحرام میں تھے۔ یہ قول ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کا ہے اور بخاری شریف میں ہے جو بعد کتاب اللہ اصح الکتب اور واجب الاحترام ہے۔ پھر آج تک بہت سے بزرگ اور علماء آنحضرت صلعم کے معراج کے روحانی رنگ میں قائل تھے۔

(۴) اسراء یا معراج میں بعض چیزیں آنحضرت صلعم کو دکھائی گئی تھیں۔ جن کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تعبیر فرمائی تھی۔ تعبیر ہمیشہ کشف یا رؤیا کی ہی بتائی جاتی ہے۔ مثلاً سب سے پہلے حضور کو ایک بڑھیا دکھائی گئی۔ اور اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دنیا بتائی۔ اس کے بالمقابل جب آنحضور کو پینے کے لئے پیالے پیش کئے گئے۔ تو پہلا پیالہ پانی کا تھا۔ پانی دنیا کا قائم مقام ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیئٍ حیٍ (　　　) یعنی دنیا کی ہر چیز کو ہم نے پانی سے زندہ رکھا ہے۔ جس طرح حضور بڑھیا (دنیا) کی طرف متوجہ نہ ہوئے تھے۔ اسی طرح آپ پانی کے پیالے (دنیا) کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔

پھر آسمانوں پر جاتے ہوئے راستہ میں راستہ سے ہٹ کر کھڑا ہوا ایک شخص دیکھا۔ جس نے حضور کو بلایا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے شیطان بتایا۔ اس کے بالمقابل دوسرا پیالہ شراب کا پیش کیا گیا۔ چونکہ شیطان بھی گمراہ کرتا ہے۔ اور شراب بھی۔ بلکہ شراب رجس اور شیطانی کام ہے (مائدہ ع۱۲) اس لئے حضور نے شراب کو بھی نہ پیا۔

تیسری چیز گروہ انبیاء علیہم السلام تھا جو پاکیزہ فطرت ہوتے ہیں۔ اس کے بالمقابل تیسرا پیالہ دودھ کا پیش کیا گیا۔ انبیاء علیہم السلام پر حضور نے سلام بھیجا اور ادھر دودھ کا پیالہ نوش فرمایا۔ جو فطرت صحیحہ پر دلالت کرتا ہے۔ تبھی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ پانی پیتے تو آپ بھی غرق ہوتے اور آپ کی امت بھی غرق ہوتی (حالانکہ ظاہر میں آنحضرت صلعم ساری عمر پانی پیتے رہے۔ اور امت اب تک پانی پیتی چلی آرہی ہے۔ پس مراد "دنیا" تھی) اگر شراب پیتے تو خود بھی گمراہ ہوتے اور آپ کی امت بھی گمراہ ہو جاتی۔ لیکن آپ نے دودھ پیا۔ تو گویا آپ فطرت صحیحہ پر چل پڑے۔

(۵) آنحضرت صلعم نے جب صبح کو اپنا واقعہ اسراء سنایا۔ اور لوگوں نے سوالات کئے۔ حضور بعض چیزیں بھول جانے کے باعث تردد میں تھے۔ تو اللہ تعالےٰ نے دوبارہ آپ کو کشف میں بیت المقدس دکھایا اس قرینہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلی بار کا بھی ایک پاکیزہ اور نہایت ہی لطیف کشف تھا۔

کشف تین قسم کا ہوتا ہے اوّل ایسا کشف جس میں نظارہ ہوبہو اپنی اصلی شکل میں دکھایا جاتا ہے۔ اس میں دریا۔ پہاڑ اور در و دیوار مادی چیزیں روک نہیں بنتی ہیں۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یا ساریۃ الجبل کا کشف۔

(۲) دوئم ایسا کشف جس کا ایک حصہ ہوبہو نظارہ پر مشتمل ہوتا ہے اور کچھ حصہ تعبیر طلب ہوتا ہے۔

(۳) سوئم ایسا کشف جو سارے کا سارا تعبیر طلب ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ اسرور کائنات فخر دو عالم کا واقعہ اسراء و معراج دوسری قسم کے کشف میں شامل ہے۔ جس میں بیت المقدس کی مسجد کے ستون اور مکہ کی طرف آنے والے قافلے کا اونٹ گم ہو جانا وغیرہ فی الواقع ہوبہو نظارے تھے۔ آسمانوں پر کے راز اور امور غیبیہ تعبیر طلب کشف کی مثال ہیں۔ ایسے کشف دکھانے کی وجہ یہ ہے کہ اگر سارا کشف ہی مثل آسمانوں پر جانے کے یعنی تیسری قسم کا ہی دکھایا جاتا ہے۔ تو عالم معاد کے منکر اس عظیم الشان معراج کو بھی افتراء اور جھوٹ سے تعبیر کرتے ہوبہو نظارے دکھانے سے یہ جتلانا مقصود تھا۔ کہ لوگ خارجی اور عالم شہود کے نظاروں کی صداقت پر بلا محالہ ایمان لائیں گے۔ لیکن ساتھ ہی اس طرح عالم معاد پر ان کا ایمان لانا آسان ہو جائے گا۔ کیونکہ عالم معاد کی حقیقت ایمان بالغیب پر شامل ہے۔ اللہ تعالےٰ بڑا حکیم ہے۔ وہ حکمت سے ہی لوگوں کو اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

احباب جماعت کے اخلاص نامے

مکرم فضل الٰہی صاحب انوری کا خط

جماعت اسلامی کے پروپیگنڈا کی حقیقت

ذیل میں مبلغ سلسلہ فضل الٰہی صاحب انوری بی۔ ایس۔ سی کا ایک خط درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا اس سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مبلغین نہ صرف ایسی قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کہ ان کے فرائض سے تعلق رکھتی ہیں۔ بلکہ ذاتی طور پر بھی وہ اپنے تھوڑے سے الاؤنس کے باوجود اپنی حیثیت کے مطابق نہایت عظیم مالی قربانیاں کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اس سے اس محبت و اخلاص کا پتہ لگتا ہے جو جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنے پیارے امام اور محبوب آقا سے ہے۔ نیز اس خط سے ضمناً یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اسلامی جماعت کے امیر مودودی صاحب کے سفر دمشق کے متعلق ان کے اخبارات کا یہ پروپیگنڈا سراسر غلط ہے کہ دمشق میں ان کا غیر معمولی استقبال کیا گیا۔ اور ان کی غیر معمولی آؤ بھگت ہوئی۔ اور مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں ان کو کوئی خصوصیت حاصل تھی۔ اس خط کے راقم کی چشم دید شہادت ہے کہ مودودی صاحب کو صرف مختصری اردو میں تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ جس کی ترجمانی ابوالحسن ندوی نے کی جو ان کا مخالف ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مودودی صاحب نہ تو خود عربی زبان میں تقریر کر سکتے ہیں۔ نہ ان کی جماعت کا کوئی ایسا عالم انہیں میسر آیا۔ جو عربی زبان میں ان کی ترجمانی کرتا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک عرب ملک میں ان کی علمیت کا کیا اثر پڑا ہوگا۔ چونکہ کئی ایک مندوب بیرونی ملکوں سے آئے تھے۔ اور سب مہمان تھے۔ اگر مؤتمر عالم اسلامی کے منتظمین نے بطور مہمان سب کی خاطر مدارات کی۔ جس میں مودودی صاحب بھی شامل تھے۔ تو اس میں قطعاً ان کی کوئی خصوصیت ظاہر نہیں ہوتی۔ مگر اسلامی جماعت کے اخبارون نے تو اس کو اتنی اہمیت دی ہے کہ گویا سارے ... میں ایک وہی اسلام کے نمائندہ ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود بارک اللہ فی عمرکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔

مجھے حضور کا ارشاد موصول ہوا۔ میں نے حضور کا خطبہ بیرونی مشنوں کے روپیہ میں کمی آجانے کے بارے میں پڑھا۔ میں نے اپنے ایک ماہ کا الاؤنس مبلغ ۔۔۔ لیرے بعد از وضع چندہ جات تحریک جدید میں یہاں جمع کروا دیا ہے۔ حضور ہمارے لئے اتنا کیوں دردمند ہوتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ دین کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں حضور میں نے یہ رقم اپنے اوپر تنگی وارد کر کے نہیں دی۔ بلکہ ربوہ سے دمشق تک کے سفر میں جو تین ہفتے لگ گئے اس کی وجہ سے ایک مہینے کا الاؤنس بچتا چلا آرہا تھا۔ کہ اب خدا تعالیٰ نے میرے لئے ثواب کا یہ موقعہ پیدا کر دیا۔ حضور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلسلہ کے لئے مفید ترین وجود بنائے۔

نیز حضور مؤتمر اسلامی میں مودودی صاحب کی کوئی تقریر شائع نہیں ہوئی۔ البتہ جامعہ سوریہ مؤتمر اسلامی کے جملہ وفود کے لئے جو ایک استقبالیہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ تو اس میں اس نے دس پندرہ منٹ تک اردو میں تقریر کی۔ جس کا سلسلہ عربی میں ترجمہ ابوالحسن ندوی نے کیا۔ اس تقریر میں اس نے کوئی خاص بات نہیں کی تھی۔ صرف یہ کہا کہ فلسطین میں مسلمانوں پر ایک ذلیل اور مغضوب قوم مسلط ہو گئی ہے۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ ہمارے اپنے اعمال خراب ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کو درست کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور ان کے اہل و عیال خیریت سے ہیں۔

فضل الٰہی انوری بی۔ ایس۔ سی شاہد
مقیم دمشق۔ (الفضل ۹/۵۶-۸)

فیض احمد صاحب آف گھٹیالیاں کا خط

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور! اللہ رکھا ہماری برادری کا آدمی ہے۔ پرائمری تک اس کی تعلیم ہے۔ تعلیمی لحاظ سے بڑا کمزور رہا ہے۔ چوتھی جماعت تک میرا ہم جماعت رہا ہے۔ غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ کر لینا اور چندہ وغیرہ نہ دینا اس کی عادت تھی تا حال غیر شادی شدہ اور اپنے زمیندارہ کاروبار سے ناواقف رہا ہے۔ جب کبھی گاؤں آتا ہے۔ تو کسی نہ کسی بات پر برادری سے جھاڑیں کھا کر پھر چلا جاتا ہے۔

گاؤں آنے پر جب کبھی بھی مجھے ملا۔ میاں عبد الوہاب اور عبد المنان صاحبان کی بہت تعریف کیا کرتا تھا۔ ہم بڑے ہی حیران ہوا کرتے تھے۔ کہ وہ صاحبزادے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے چشم و چراغ ہیں خدا یا وہ کس طرح کے ہیں۔ جو بقول اس کے اس کو اپنا عزیز بھائی سمجھتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید نذیر حسین صاحب مرحوم اللہ رکھا کو اس بنا پر سخت غصہ ہو رہے تھے۔ کہ تو ان بردو کے علاوہ باقی بزرگان سلسلہ کو کیوں بُرا کہتا ہے۔ اس پر اللہ رکھا نے معافی مانگ لی۔

پھر جب یہ ۱۹۴۸-۴۹ء میں قادیان سے واپس گھٹیالیاں آیا تو ہم سب لوگوں نے اس سے بولنا چالنا بند کر دیا۔ اس پر اللہ رکھا نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ میرے پاس حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی معافی کی چٹھی ہے۔ بہر حال میں نے لوگوں کی باتیں ہی سن سن کر کہ اس کو معافی ہو گئی ہے۔ اس سے بولنا شروع کر دیا۔ اب مجھے خیال آرہا ہے کہ ممکن ہے کہ اس نے وہ چٹھی خود ہی لکھ لکھا لی ہو۔ مجھے اس نے مولوی عبد الوہاب کی ایک دو چٹھیاں دکھائیں۔ جو بڑے تعلق کی تھیں بہر حال اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ مولوی عبد الوہاب صاحب کا شروع ہی سے اللہ رکھا سے خاص تعلق رہا ہے۔

جب قادیان میں اس کا درویشان سے مقدمہ چل رہا تھا۔ تو اللہ رکھا نے کسی چٹھی کا بعدالت مجسٹریٹ حوالہ دیا تھا۔ کہ یہ چٹھی پاکستان سے میرے وارثوں کی آئی ہے کہ کسی احمدی نے میرے بھائی اللہ دتا کو قتل کر دیا ہے۔ صرف اس لئے کہ میرا درویشوں سے مقدمہ چل رہا ہے۔ عدالت موصوف نے غالباً ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ یا کسی اور مجاز افسر کو لکھا تھا کہ گھٹیالیاں جا کر تحقیقات کرو۔ کہ اللہ رکھا کا بھائی کیوں اور کس طرح قتل ہوا ہے۔ چنانچہ متعلقہ پولیس آفیسر موقع پر آیا۔ دریافت کرنے پر اس کو معلوم ہوا۔ کہ یہاں کوئی قتل نہیں ہوا اللہ رکھا کے بھائی خیریت سے ہیں۔ اس نے یہ رپورٹ کر دی (بھائی خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ جن کی طرف سے تردید شائع ہو چکی ہے)

جب اللہ رکھا گھٹیالیاں آیا تو مجھے ملنے پر کہنے لگا کہ اگر اس قسم کی چٹھیاں تو مجھے نہ لکھتا تو میں نے درویشوں کو ختم کر دینا تھا۔ کیونکہ میں صرف اکیلا ہی نہیں تھا بلکہ میرے پیچھے ایسے لوگ تھے جو مجھ سے مقدمہ کروا رہے تھے۔

پھر کہتا تھا کہ وہ چٹھیاں اب تک میرے پاس ہیں۔ میاں عبد الوہاب صاحب وغیرہ مجھے کہتے ہیں کہ اس آدمی کے خلاف ربوہ قضا میں مقدمہ دے دو۔ ہم آپ کی مدد کریں گے۔

پھر گذشتہ سال جبکہ ہمارے ٹی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کے مقابلہ میں بعض شر پسندوں نے ایک پبلک ہائی سکول گھٹیالیاں کا اجراء کیا۔ تو ہم لوگ اول الذکر سکول کی مدد کیا کرتے تھے۔ تو یہی اللہ رکھا جو دھال بلڈنگ لاہور سے جہاں وہ مقیم تھا جناب چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت داتا زید کا کو چٹھیاں لکھا کرتا تھا۔ جن کا ملخص یہ ہوتا تھا۔ کہ آپ کو گھٹیالیاں میں شریف آدمیوں سے تعلق رکھنا چاہیئے۔ نہ کہ ”گاموں ماجھوں“ سے۔ اور یہ کہ حرج کیا ہے۔ اگر دوسرا سکول بھی چلتا رہے تو۔ آخر اس کو چلانے والے بھی تو شریف آدمی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضور! میں اللہ رکھا کو جانتا ہوں۔ وہ ہرگز اتنی سوجھ بوجھ کا آدمی نہیں۔ ضرور اس سے کوئی اور پڑھا لکھا آدمی یا گروہ ایسی حرکتیں کرواتا رہا ہے۔ اگر اللہ رکھا خود کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ تو وہ گھٹیالیاں کی اتنی بڑی جماعت میں ایک پورا نہ سہی آدھا ہی اپنا ساتھی تو بتا دے۔ کیا اس کی تبلیغ اور اثر رسوخ کیمبلپور۔ پشاور۔ مردان وغیرہ کی جماعتوں میں ہی کام کر سکتا ہے۔ جہاں وہ پیدا ہوا۔ بڑھا اور جوان ہوا وہاں تو لعنت ملامت کی باتوں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ (چنانچہ اس کے سگے بھائیوں کے خطوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے)

خاکسار فیض احمد (حاجی) از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ولد چوہدری شہاب الدین مرحوم

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کیساتھ اخلاص وعقیدت کے عہد کی تجدید

منافقین کے موجودہ فتنہ سے ہندوستانی احباب جماعت کا شدید نفرت و بیزاری کا اظہار

(۶)

جماعت احمدیہ بھدرواہ

مورخہ ۸/۸/۵۶ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ بھدرواہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہوائی کہ ہم سب ممبرانِ جماعت منافقین اور منکرین خلافت سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان تمام بدبخت اور کوتاہ اندیش لوگوں سے جو کسی نہ کسی طرح خلافت حقہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں سخت بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی وفاداری اور خلافت سے کامل وابستگی کا عہد کرتے ہیں۔

ممبران جماعت احمدیہ بھدرواہ

نوٹ:۔ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے بھی اسی قسم کے اظہار عقیدت کی نقل موصول ہوئی ہے۔ (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ بھونیشور (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ بھونیشور کے ایک غیر معمولی اجلاس میں ایک قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی کہ منافقین اور فتنہ پردازوں کے پرفتنہ منصوبوں سے ہم جماعت بھونیشور سخت بیزار اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور اسے ایک بدقسمتی تصور کرتے ہیں۔ جبکہ اس آخری دور میں حضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فضل عمر مصلح موعود کے وجود کی اشد ضرورت ہے اور آپ کی بیماری کے باوجود ابھی تفسیر قرآن کا کام جاری ہے۔ آپ کو ذہنی سکون و آرام کی از حد ضرورت تھی یہ لوگ حضور کے خلاف فتنہ پھیلا کر جماعت کو منتشر اور حضور کے آرام اور نظام جماعت میں خلل ڈالنا چاہتے ہیں ہم ان خبیث النفس اور ذلیل لوگوں کے خلاف سوا لعنت اللہ کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہم حضور پرنور کے خلافت المصلح الموعود و فضل عمر سے دامن سے وابستگی کا عہد و بیعت کا اقرار و تجدید کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم بصورت اور ہر حال میں ہم حضور کی خدمت کریں گے۔ احمدیت و خلافت کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ ہم کو بھا

کر سکتے۔

فقط حضور کے غلام

مظفر احمد بھونیشور ضلع پوری اڑیسہ

جماعت احمدیہ گورسائی

آج مورخہ ۳۱ راگست ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ گورسائی کی طرف سے اجتماعی طور پر حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا کہ

"ہم جماعت احمدیہ گورسائی انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ تمام جماعت اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور ایسے منافقین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اُن سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قدموں پر اپنی جان و مال قربان کرنے کو ایک حقیر چیز سمجھتے ہیں۔ اور ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مدینہ والا معاہدہ کرتے ہیں۔ ہم حضور پرنور کے وجود مبارک کو احمدیت کی ترقی کا معجزہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور پرنور کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر بسلامت رکھے۔ ہماری والہانہ محبت حضور پرنور سے وابستہ ہے۔ آمین۔

حضور کے ادنیٰ غلام

(عبد الرحمان مع دیگر افراد جماعت)

جماعت احمدیہ کندرہ پاڑہ (اڑیسہ)

مقامی طور پر ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں جماعت کے جملہ احباب نے کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ سے اپنے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے مدینہ والے معاہدہ کا اقرار کیا اور اپنے دستخطوں سے اس عریضہ کو بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھجوایا۔

(عاجز سید صمصام الدین احمد مبلغ سلسلہ مقیم کندرہ پاڑہ)

جماعت احمدیہ سلواہ و پٹھانہ (ضلع پونچھ)

ہم جماعت احمدیہ سلواہ و پٹھانہ تیر حضور پرنور کے جان و دل سے معتقد ہیں اور ہم خلافت جیسی نعمت کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم حضور پرنور کے قدم مبارک پر اپنا مال اپنی جان اپنا اہل و عیال کنبہ سب کچھ قربان کرنے کے لئے ایک حقیر چیز سمجھتے ہیں۔ اور ہم سب کچھ قربان کر دینگے لیکن ہم حضور پرنور تک دشمن کو نہیں پہنچنے دیں گے۔ دشمن ہماری لاشوں کو کچلتا ہوا ہی پہونچ سکتا ہے ہم اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں پر جو کہ منافقین سلسلہ ہیں۔ ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

غلام عبد الستار بقلم خود سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سلواہ۔

جماعت احمدیہ اردنی (کشمیر)

"ہم ایسے بدباطن شیاطین پر لعنت کرتے ہیں۔ اور ان سے شدید نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امام وقت مصلح الموعود برحق خلیفہ ہونے پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ نیز ہماری جملہ مستورات منافقین کی فتنہ انگیز سرگرمیوں سے سخت نفرت و بیزاری کا اظہار کرتی ہیں اور اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الموعود کے لئے دعائیں کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی عمر صحت والی عطا فرما کر ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ اور حضور کے دشمن ذلیل و خوار ہوں۔ آمین

حضور کے ادنیٰ غلام

ولی محمد احمدی آردنی بقلم خود۔ محمد خلیل احمدی ساکن آردنی بقلم خود۔

جماعت احمدیہ چودوار (اڑیسہ)

"جماعت احمدیہ چودوار (کٹک) کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۲ رستمبر ۱۹۵۶ء بعد نماز عصر زیر صدارت شیخ آدم صاحب صدر جماعت احمدیہ چودوار کٹک منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

جماعت احمدیہ چودوار کٹک کا یہ جلسہ ان تمام منافقین و منکرین خلافت یعنی خبیث اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کو جو خلافت حقہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں۔ انتہائی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے ان سے حد درجہ کی بیزاری و برأت کا اظہار کرتا ہے۔ جو ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف لوگوں میں منافرت پھیلانے اور ہمارے قلوب کو زخمی کرنے کی غرض سے انتہائی بے حیائی اور گستاخی سے کام لیا گیا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی تمام زندگی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں گے اور کوئی شخص ہمیں اس راستہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے گا ہم اُس پر خدا تعالیٰ کی لعنت بھیجیں گے۔ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر مدینہ والا معاہدہ کرتے ہیں۔

حضور کے ادنیٰ ترین خادمان جماعت احمدیہ چودوار (کٹک)

نیچے ۱۵ افراد کے دستخط ثبت ہیں۔

بھوپال

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتا ہوں کہ اپنی تمام زندگی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھوں گا۔ اگر کوئی شخص مجھے اس راستہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے گا تو میں اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت بھیجوں گا۔ اسے اپنا دشمن اور شیطان سمجھوں گا۔ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر مدینہ والا معاہدہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شمع خلافت کا پروانہ حضور کا ادنیٰ خادم

محمد فہیم اللہ

کوٹیلہ

جماعت احمدیہ کوٹیلہ صوبہ اڑیسہ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب منشی عبد الغفار صاحب وائس پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ نے خلافت کے برکات پر ایک مفصل تقریر کی۔ اس کے بعد احباب جماعت نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا:۔

جماعت احمدیہ کوٹیلہ کے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جملہ ممبران اللہ رکھا اور اُس کے بدبخت ساتھیوں کی کارروائی سے دلی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں مدینہ والا معاہدہ کرتے ہیں

خاکسار رفیق خان احمدی صدر جماعت احمدیہ کوٹیلہ صوبہ اڑیسہ۔

جیر بینگر

ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی تمام زندگی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں گے اور اگر کوئی شخص ہمیں اس راستہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے گا ہم اُس پر خدا تعالیٰ کی لعنت بھیجیں گے ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرتے ہوئے مدینہ والا معاہدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔ تمام ممبران [illegible] ۲۹ [illegible] احمدی [illegible] نیچے افراد جماعت کے دستخط ہیں۔

منظوری عہدیداران جماعت ہائے ہند

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری .... بہ تفصیل ذیل دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

۱۔ جماعت احمدیہ ماندوجن

۱۔ صدر۔ شیخ محمد احسن صاحب
۲۔ سیکرٹریان مال و تبلیغ۔ عبدالغنی صاحب بانڈے
۳۔ امین و امام الصلوٰۃ۔ غلام احمد شاہ صاحب
پتہ:۔ بمقام ماندوجن۔ ڈاکخانہ کاپرن تحصیل کولگام کشمیر۔

بقایا دار عہدیداران کی منظوری مشروط برائے چھ ماہ۔

۲۔ جماعت احمدیہ کٹک ٹاؤن

۱۔ صدر۔ شرافت احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ بی۔اے ایل ایل بی شرافت منزل علی شاہ بازار کٹک اڑیسہ
۲۔ نائب صدر۔ ایس۔ کے سید عبدالقدیر صاحب سٹینوگرافر و سیکرٹری امور عامہ | ٹو دی ایڈووکیٹ جنرل اڑیسہ ہائیکورٹ۔ کٹک ۲۔
۳۔ سیکرٹری مال۔ شیخ علی احمد صاحب۔ معرفت بورڈ آف ریوینیو کٹک۔ اڑیسہ
۴۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ منشی وبیرالدین صاحب۔ ایڈووکیٹ جنرل آفس کٹک ۲ اڑیسہ
۵۔ محصلین۔ ذوالفقار احمد صاحب معرفت سیکرٹری
وبیرالدین صاحب معرفت اکاؤنٹس۔
بقایا دار عہدیداران کی منظوری مشروط برائے چھ ماہ۔

۶۔ الانلور

۱۔ پریذیڈنٹ۔ سی محمد صاحب
۲۔ سیکرٹری مجلہ تبلیغ جات۔ کے عبد الماسٹر صاحب
۳۔ امام الصلوٰۃ۔ مولوی کے کنجی علوی صاحب (پتہ)

Jamait Ahmadiyya
at & P.O. Alanellur
Via Mannaghat-
S. Malabar
(S. India)

۷۔ جماعت احمدیہ جموں

۱۔ صدر۔ خواجہ غلام محمد صاحب خادم محلہ ادستاد جموں
۲۔ سیکرٹری تبلیغ۔ بابو محمد یوسف صاحب محلہ دلپستیاں جموں
۳۔ سیکرٹری مال۔ فیروز دین صاحب جمعدار محلہ ادستاد جموں

(ناظر اعلیٰ قادیان)

حفاظت مرکز کو عملی طور پر نبھانیوالے دوست

درویش فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین کی طرف سے ماہ اگست میں وصول شدہ رقوم کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نام	رقم
مکرمی سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۳/-/-
۔۔ محمد عبد اللہ صاحب بٹ جماعت رشی نگر	۳/-/-
۔۔ محمد احمد صاحب سوبیہ جماعت کانپور	۲۱/-/-
۔۔ سید محی الدین احمد صاحب رانچی	۱۰/-/-
۔۔ عبد الحلیم صاحب و بچگان دیو درگ	۳/-/-
۔۔ شیخ ستار صاحب موسیٰ بنی مائینز	۲/-/-
۔۔ صغیرن بی بی صاحبہ کیرنگ	۱/-/-
۔۔ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۲۰/-/-
۔۔ یوسف احمد الہ دین صاحب جماعت سکندر آباد	۱۸/۲/-
۔۔ سید داؤد احمد صاحب مظفر پور	۵/-/-
۔۔ سید محی الدین احمد صاحب ایڈوکیٹ رانچی	۵/-/-
۔۔ فیروز الدین صاحب جمعدار میونسپلٹی جماعت جموں	۱۲/-/-
۔۔ حکیم الدین خاں صاحب کیرنگ	۱/۸/-
۔۔ اختر صاحب و انور صاحب جمشید پور	۲/-/-
۔۔ سیٹھ محمد اعظم صاحب جماعت حیدر آباد	۲/۶/-
۔۔ نذیر احمد صاحب ڈار افریقہ	۶/۱۰/-
مکرمی سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۱۸۰/-/-
۔۔ بابو فیروز دین صاحب جماعت جموں	۷/-/-
۔۔ محمد احمد صاحب غوری کلکتہ	۵/-/-
۔۔ سی۔ کے عبد اللہ صاحب ینگاڈی	۶/۸/-
۔۔ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۳۰/-/-
۔۔ شیخ منیر احمد صاحب کیرنگ	۱/۱۲/-
۔۔ حاجی عبد القدوس صاحب عقیلا صاحب صادق صاحب و محمد عابد صاحب چنتہ کنٹہ	۲۴/-/-
۔۔ شیخ طاہر الدین صاحب جماعت کیرنگ	۵/-/-
۔۔ سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۳/-/-
۔۔ آئی۔ محمد صاحب کنجو کرونا گاپلی	۱۰/-/-
محترمہ بی۔ سیدہ رابعہ بیگم صاحبہ ۔۔	۶/-/-
مکرمی ایم محی الدین صاحب کرونا گاپلی	۶/-/-
۔۔ سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی	۵/-/-
کل میزان	۳۹۳/۱۴/-

ایک عرصہ سے بذریعہ اخبار بدر اور نظارت ہذا کی طرف سے متعدد تحریکات درویش فنڈ احباب جماعت تک پہنچائی جاتی رہی ہیں۔ درویش فنڈ کی اہمیت حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالیہ سے بھی احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے

شروع شروع میں مخلصین جماعت نے تحریک درویش فنڈ میں حصہ لیتے ہوئے وعدے بھجوائے تھے کہ باقاعدہ ماہ بماہ معینہ رقوم بھجواتے رہا کریں گے۔ ایک عرصہ تک ان احباب سے اپنے وعدوں کا باقاعدہ ایفا بھی ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر اب کچھ عرصہ سے بعض دوستوں کی طرف سے پہلے کا سا جذبہ ظہور میں نہیں آرہا۔ اور ان کی طرف سے کچھ تساہل واقع ہو رہا ہے۔ جس سے تحریک درویش فنڈ کی آمد میں بہت کمی واقع ہو رہی ہے۔ احباب جماعت درویشوں کی مالی پریشانیوں اور حفاظت مرکز کی غرض سے کما حقہ آگاہ ہوتے ہوئے بھی اس طرف پوری توجہ نہ کریں۔ تو یہ طریق ایک مخلص جماعت کے شایان شان نہیں ہو سکتا۔ پس احباب جماعت اپنے حفاظت مرکز کے فرض کو بھی سمجھیں اور اس تحریک میں باقاعدہ حصہ لیں۔ اور وعدوں کی رقوم ماہ بماہ بھجواتے رہیں۔ نیز اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرتے ہوئے اس میں حصہ لیتے رہنے کی تحریک کر کے اپنے فرض کی بجا آوری کا ثبوت دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ فقط۔

نوٹ:۔ ماہ جون کی فہرست درویش فنڈ میں ایک رقم غلطی سے سیکرٹری مال منصور علی صاحب برہ پورہ کے نام شائع ہو چکی ہے در اصل یہ رقم منجانب اہلیہ صاحبہ عبد المجید صاحب برہ پور موصول ہوئی تھی۔ (ناظر بیت المال قادیان)

روزنامہ سفینہ کی ایک افترا کا جواب

(بقیہ صفحہ نمبر ۶)

چودھری صاحب کا اشارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی در بارہ مصلح موعود کی طرف تھا جو حضور کی ولادت سے تین برس پہلے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع کی گئی تھی۔ اور جس کے عین مطابق حضور ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ پھر چودھری صاحب محترم کا اشارہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کی طرف تھا۔ کہ مسیح موعود جب دنیا میں آئے گا۔ تو اس کے ہاں ایک عظیم الشان بیٹا پیدا ہوگا۔ پھر چودھری صاحب محترم کا اشارہ سید نعمت اللہ ولی کی اس مشہور و معروف پیشگوئی کی طرف تھا۔ کہ ع

پسرش یادگار مے بینم

یعنی امام مہدی کے بعد اس کا ایک بیٹا اس کا جانشین اور خلیفہ ہوگا ان تینوں پیشگوئیوں میں حضور کے وجود باجود کی واضح طور پر خبر دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ اسلام کی جو فتح آخری زمانہ میں مسیح موعودؑ کی بعثت کے ساتھ مقدر ہے۔ اس کی تکمیل میں حضور کی ذات کا بھی بہت بڑا حصہ ہے اس پیشگوئی کو ہم گزشتہ ۴۲ سال سے پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پس جو کچھ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے لکھا وہ بالکل درست تھا لیکن پاکستان ٹائمز کے مکتوب نگار نے اپنی ناواقفیت اور جہالت کے باعث اس کا مذاق اڑا کر اہل علم کی نظروں میں خود اپنے آپ کو مضحکہ خیز [illegible] بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل سلیم عطا کرے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

حضور کا ادنیٰ ترین غلام ملک عبد الرحمن خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات $\frac{9}{56}$ ۶

پاکستان ٹائمز کے خط نویس کو خط لکھنے سے پہلے احمدیہ لٹریچر اور اسلامی لٹریچر تو پڑھ لینا چاہیے تھا وہ احمدیہ لٹریچر پڑھتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش سے تین سال قبل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آپ کی پیدائش اور آپ کے ذریعہ سے سلسلہ اور اسلام کی ترقی کی خبر دی تھی۔ اور اگر وہ اسلامی لٹریچر پڑھتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ حضرت نعمت اللہ ولی رح ایرانی ہ

ؒنے اپنے ایک قصیدہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ایک بیٹے کے متعلق خبر دی ہے کہ

پسرش یادگار مے بینم

میں اس کے بیٹے کو اس کی یادگار دیکھتا ہوں۔ پس جو کچھ چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے لکھا ہے وہ اسلامی لٹریچر اور احمدیہ لٹریچر کے مطابق لکھا ہے۔ مگر پاکستان ٹائمز کے مکتوب نویس نے چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر حملہ کرنے کی کوشش میں اپنی جہالت کا اظہار کیا ہے۔ (ادارہ) (الفضل $\frac{9}{56}$ ۱۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رؤیا

نوٹ:۔ یہ خواب ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات کو دیکھی گئی
میں نے دیکھا کہ اماں جی بھی اس دنیا میں آئی ہوئی ہیں۔ اور فرشتے سارے جو میں وہ آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ جو قرآن شریف میں یہودیوں اور منافقوں کے لئے آئی ہیں۔ اور جن میں یہ ذکر ہے کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی مدینہ سے نکل جائیں گے۔ اور اگر تم سے لڑائی ہوگی۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑائی کریں گے۔ لیکن قرآن کریم منافقوں سے فرماتا ہے۔ کہ نہ تم یہودیوں کے ساتھ مل کر مدینہ سے نکلو گے۔ اور نہ ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو گے۔ یہ دونوں جھوٹے وعدے ہیں اور صرف یہودیوں کی انگیخت کرنے کے لئے اور فساد پر آمادہ کرنے کے لئے ہیں۔ اس آخری حصہ پر فرشتے زیادہ زور دیتے ہیں۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱ 9/56

مکرم سیٹھ محمد علی صاحب صدر جماعت احمدیہ اڈکور (دکن) کی ٹرین کے حادثہ میں شہادت

اخویم محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ:۔
۲/۳ ستمبر کی درمیانی شب کو ½ ۱۲ بجے سٹیشن محبوب نگر سے ۵۰ میل دور پل کے ٹوٹنے سے ۱۲۱ انسانی جانوں کا نقصان ہؤا اور ۲۲ زخمی ہوئے ان میں صدر جماعت اڈکور مکرم سیٹھ محمد علی صاحب بھی شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش لا کر احمدیہ قبرستان حیدر آباد دکن میں دفن کی گئی۔
مرحوم بیڑی کے کارخانہ کے مالک تھے اور تجارت میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی چھ لڑکیاں دو لڑکے اور ایک بیوی بقید حیات ہیں۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے پرانے خادم اور مخلص تھے۔ اور سلسلہ کا درد رکھتے تھے۔ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب مرحوم امیر جماعت یادگیر و مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت چنت کنٹہ (دکن) کے اقارب میں سے تھے۔
احباب ان کی مغفرت۔ بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرماویں۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم نے موجودہ فتنہ کے متعلق خط لکھا تھا کہ ہماری جماعت پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ یہ خط ان کی وفات کے بعد آج موصول ہؤا ہے۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ قادیان

ولادت مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۶ء اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو تیسرا لڑکا عنایت کیا ہے۔ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی عمر میں صحت و سلامتی کی برکت دے اور سلسلہ کا جاں نثار خادم بنائے۔ آمین۔ عاجز سید صمصام الدین احمد خادم سلسلہ (اڑیسہ)

خوشخبری

"شیطان کانفرنس" احمدیہ تبلیغی ناول نہایت دیدہ زیب صورت میں آپ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کرنے کے لئے شائع ہو کر بالکل تیار ہے۔ خود منگوا کر پڑھیئے۔ اپنے غیر احمدی ملنے والے احباب میں تقسیم کیجئے۔ قیمت صرف ۸ آٹھ آنے

ناشران
اسلم سنز قادیان

آپ یہ کتاب مندرجہ ذیل پتہ جات سے بھی منگوا سکتے ہیں:۔
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن
عبد العظیم تاجر کتب قادیان — اسلم سنز ربوہ (پاکستان)

دار التبلیغ مدراس میں انگریزی زبان میں علمی تقریریں

مکرم نوجوان صاحب اپنے خط مورخہ 9/56 ۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اسلامک سنٹر یعنی دار التبلیغ مدراس میں مورخہ ۲ ستمبر کو Scientific Thought in Divine Theory observational Knowledge experiment کے عنوانات پر علمی تقاریر کا انتظام کیا گیا تھا مقامی روزانہ اخبارات "ہندو" اور انڈین ایکسپریس میں اعلان کروایا گیا تھا۔ چنانچہ اس جلسہ میں بہت سے ذی علم حضرات اور کالجوں کے طلبار شریک ہوئے۔ مولانا بھٹی صاحب ایڈیٹر "امام" نے اول الذکر عنوان پر تقریر کی اور مؤخر الذکر عنوان پر میں نے تقریر کی۔ حاضرین پر اچھا اثر رہا۔ جلسہ ۵ بجے شام شروع ہؤا تھا اور رات کے ۹ بجے تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ دوستوں کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ آجکل مدراس میں احمدیت کی دھوم مچی ہوئی ہے اور ایک ہماری ہی جماعت خدا کے فضل سے کام کر رہی ہے۔
احباب مزید کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

سرکاری اطلاعات

چنڈی گڑھ ۷ ستمبر (سرکاری اطلاع) یہ بات حکومت کے نوٹس میں آئی ہے کہ بعض اشخاص یا ادارے جن پر پراپرٹی ٹیکس عائد ہوتا ہے اپنے ذمے واجب الادا پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی اس غلط فہمی کی بنا پر روک رہے ہیں کہ حکومت نے اس ٹیکس کا نفاذ بند کر دیا ہے۔
تمام متعلقہ اشخاص کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کا نفاذ بند نہیں کیا گیا اور اس کی ادائیگی حسب سابق جاری رہنی چاہیئے۔
چنڈی گڑھ۔ ۷ ستمبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محکمہ غور و پرداخت مویشیاں پنجاب کی طرف سے پولٹری کے پرندوں کی دیکھ بھال سے متعلق چھ ہفتہ کا ایک کورس گورنمنٹ پولٹری فارم گورداسپور میں یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء سے جاری کیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند امیدوار مڈل پاس ہونا چاہیئے۔ باہر سے آنے والوں کی رہائش کا انتظام برائے نام قیمت پر کیا جائے گا۔
داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء تک ڈیویلپمنٹ آفیسر گورداسپور کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئیں۔
سارے کورس کے لئے فیس جو کہ پیشگی واجب الادا ہوگی۔ پنجاب کے باشندوں سے ۵ روپے اور دیگر ریاستوں کے باشندوں سے ۱۰ روپے وصول کی جائے گی۔

سلسلہ کا نایاب لٹریچر

تفسیر کبیر سورہ یونس تا کہف /35 سورہ النساء و دھم /15 سورۃ شمس سے عادیات تک /15 سورۃ عادیات سے آخر تک /9 سورۃ فاتحہ والبقرہ ۹ رکوع /9۔ الفضل 913 سے 946 تک سٹ /800 متفرق فائل /25 متفرق جبینہ /2 ریویو اردو 904 سے 947 تک /10 متفرق فائل /5 /2 متفرق پرچہ /4/ انگریزی ریویو متفرق فائل /4/ متفرق پرچہ /6/ فاروق متفرق فائل /6 فرقان مصباح تشحیذ الاذہان فی فائل /8 /2 متفرق مترجم قرآن مجید بانی حضرت مسیح موعود و خلفاء و علماء سلسلہ کی تصانیف وغیرہ موجود ہیں۔ نوٹ: رقم ہندوستانی سکہ میں ہوگی۔ ریل کے ذریعہ /25 فی صدی پیشگی و محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔
ابو المنیر فخر الدین مالا باری کتب فروش قادیان

ضروری اعلان

اعلان کیا جاتا ہے کہ حافظ عبد الرحمٰن بہاری ادمینین ٹن ٹکیکڑی سلطان شاہی حیدر آباد دکن کا اخراج از جماعت عمل میں آچکا ہے احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان